بچے اور بچیوں

کا

تعلیمی وتربیتی نصاب

مرتب

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ و مجاز بیعت: حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب علیہ الرحمہ

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور دربھنگہ

باہتمام

حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب قاسمی مدظلہ العالی

بانی ومہتمم کلیہ عائشہ، قبرستان روڈ، وارڈ نمبر ۲۱، سوپول

ناشر: مرکز کلیہ عائشہ رضی اللہ عنہا، قبرستان روڈ، وارڈ نمبر ۲۱، سوپول (بہار)

بچے اور بچیوں

کا

تعلیمی و تربیتی نصاب

(مرتب)

حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ و مجاز بیعت: حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی صاحب علیہ الرحمۃ

خانقاہ اشرفیہ و مکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور در بھنگہ

(باہتمام)

حضرت مولانا محمد ضیاء الرحمٰن صاحب قاسمی مدظلہ العالی

بانی و مہتمم کلیہ عائشہ رضی اللہ عنہا، قبرستان روڈ، وارڈ نمبر ۲۱، سوپول

ناشر: مرکز کلیہ عائشہ، قبرستان روڈ، وارڈ نمبر ۲۱، سوپول (بہار)

مخلص اور طالب حق کو طباعت کی اجازت ہے

نام کتاب ---------------- بچے اور بچیوں کا تعلیمی وتربیتی نصاب

مرتب ---------------- حضرت مولانا محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

باہتمام: ---------------- حضرت مولانا محمد ضیاء الرحمٰن صاحب قاسمی

تخریج: ---------------- عبداللہ علاء الدین قاسمی

کمپیوٹر وکتابت ---------------- عبداللہ علاء الدین قاسمی

صفحات ---------------- 116

تعداد ----------------

قیمت ---------------- Rs: 75

ملنے کے پتے

☆ کلیہ عائشہ، قبرستان روڈ، وارڈ نمبر ۲۱، ضلع سوپول (بہار)

☆ خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

☆ موبائل: 7870520599، 07979711997

☆ موبائل دفتر: 9523928105



تمہید

مدارس اسلامیہ کی تاریخ از اول تا آخر یہی بتاتی ہے کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کو اگر قوم کے نونہالوں تک دل سوزی، ایمانداری اور پورے انہماک واخلاص کے ساتھ پہنچائی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ ان دینی مدارس سے ایسے علماء، وفضلاء تیار ہوں جو قوم وملت کی صحیح قیادت وہدایت کے فرائض بخوبی انجام دیں۔

مدارس اگر بطور رسم ورواج اور محض ذاتی اغراض دنیویہ کی خاطر قائم کئے گئے تو پھر ان سے خیر وبرکت کی توقع اور امت کے صلاح وفلاح کی امید کرنا ناممکن ہے۔

عصری اسکولوں اور مدارس اسلامیہ کے درمیان مابہ الامتیاز امر اور مقصد کو جاننا، سمجھنا اور پھر اس پر عمل کرنا ضروری ہے تاکہ مدرسوں سے جو مقصود اور قوم کی نیک توقعات وابستہ ہیں ان پر مدرسے اتریں تاکہ قوم کے ہر طبقہ میں مدارس کی عظمت وضرورت کا احساس مزید بیدار ہو۔

کسی بھی ادارہ کو کامیاب بنانے کیلئے بانی ادارہ اور منتظمین ادارہ کی تعلیمی وروحانی لیاقتوں اور صلاحیتوں کی شدید ضرورت ہے، ماضی قریب تک عموماً مدارس اسلامیہ کے مہتمم اور ناظم ایسے حضرات منتخب اور مقرر ہوتے تھے جو نیک صفات اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ہوتے تھے، وہ مدرسہ

اور عوام کیلئے سچے ہمدرد، مخلص اور وفادار شخصیتیں ہوتے تھے، قوم سب سے زیادہ انہیں کو اپنا مرجع اور مرکز توجہ سمجھتی تھی، مگر گذشتہ تین چار دھوں سے دینی مدارس میں جو اخلاقی وروحانی زوال آیا اور آتا چلا جارہا ہے یہ مدارس کیلئے بہت افسوسناک صورت حال ہے۔

اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی ادارے ایسے منتظمین اور اہل حل وعقد کے ہاتھوں میں دئے جائیں جن میں صحیح فکر اور پوری لیاقت وہدایت ہو، کیونکہ ادارہ کے سرپرست جب مخلص اور دیندار افراد ہوں گے تو پھر اساتذہ بھی ایسے ہی مقرر کریں گے جن کے اندر اخلاص وللٰہیت ہوگی۔

ادارہ کو کامیاب بنانے کیلئے تین چیزوں کا ہونا لازمی اور ضروری ہے، (۱) صحیح نصاب تعلیم، (۲) بااصول اور مخلص مہتمم، (۳) مخلص اور محنتی اساتذہ۔

ادارہ کے نصاب کیلئے جو آپ کے ہاتھوں میں یہ کتاب ہے اسی مقصد کے پیش نظر مرتب کی گئی ہے، اس کتاب کو پڑھانے والا مدرس اگر دیندار اور مخلص ہوگا تو ہر بچہ صحیح تعلیم وتربیت کی دولت سے بہرہ ور ہوگا، اس لئے مخلص اساتذہ کا انتخاب کیجئے۔

یہ کتاب ماشاء اللہ مکاتب ومدارس کے ابتدائی طلباء کیلئے جامع اور نہایت مفید نصاب کے طور پر مرتب کی گئی ہے، اس میں بچوں کی تربیت کیلئے تمام ضروری مسائل ومعلومات اور مفید تعلیمات کو درج کردیا گیا ہے، بچہ اگر اس میں درج شدہ علوم ومسائل سے آراستہ ہوجائے اور ان کی روشنی میں اخلاص اور صحیح دل سوزی کے ساتھ اس کی تربیت کی جائے تو ان شاء اللہ یہی بچہ مستقبل میں ایک چمکدار روشن چراغ بن کر اپنی اور قوم کی زندگی کو روشنی اور ہدایت سے مالامال کرسکتا ہے، ایک کامیاب طالب علم بننے کیلئے یہ ایک قیمتی تحفہ ہے۔

اس لئے تمام مکاتب ومدارس کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ اس علمی واصلاحی کتاب کو اپنے یہاں نصاب میں داخل کر کے بچے اور بچیوں کو تعلیم وتربیت کا منظم پروگرام عطا کریں۔

(حضرت مولانا) **محمد علاءالدین صاحب** قاسمی مدظلہ العالی
خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)
بروز جمعہ ۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ
مطابق ۲۵ فروری ۲۰۲۲ء

چھ مسنون

کلمات اسلام

اول کلمہ: کلمہ طیب۔(طیب کے معنٰی پاک)لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔

(بخاری جلد اول کتاب الایمان حدیث:٤٢)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ: کلمہ شہادت،(شہادت کے معنٰی گواہی دینا) اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔(مشکوۃ المصابیح، پاکی کا بیان، حدیث:٢٧٥)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوم کلمہ: کلمہ تمجید،(تمجید کے معنٰی بزرگی والا) سُبْحَانَ اللہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، واللہُ اَکْبَرُ، ولَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ: اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ: کلمہ توحید،(توحید کے معنٰی ایک) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔(صحیح بخاری حدیث ٢٠٨٧)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، اور موت دیتا ہے، اسی کے قبضۂ قدرت میں ساری بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ: کلمہ استغفار، (استغفار کے معنیٰ معافی طلب کرنا)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (صحیح ابن حبان، حدیث: ۹۲۸)

ترجمہ: میں اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی معافی چاہتا ہوں جن کو میں نے جان بوجھ کر کیا، یا غلطی سے کیا، یا کھلم کھلا یا چھپا کر کیا، اور میں توبہ کرتا ہوں ان گناہوں سے جن کو میں جانتا ہوں، اور ان گناہوں سے جن کو میں نہیں جانتا ہوں، بے شک (یا اللہ) آپ پوشیدہ باتوں کو بہت زیادہ جاننے والے اور عیبوں پر بہت زیادہ پردہ پوشی کرنے والے ہیں، اور گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ: کلمہ رد کفر، (ردکفر کے معنیٰ کفر کو چھوڑنا) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (تعلیق الرغیب، ۳۹)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو آپ کے ساتھ شریک کروں، اور مجھے اس کا علم ہو اور معافی مانگتا ہوں آپ سے اس (گناہ) سے جس کا مجھے علم نہیں

ہے۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں، اور دستبر دار ہوتا ہوں کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور تمام نافرمانیوں سے، اور میں نے اطاعت اختیار کی اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔
(مسلم شریف، حدیث ۲۰۳۸)

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام کو قبول کیا۔

ایمان مفصل: آمَنْتُ بِاللّٰہِ، وَمَلَائِکَتِہٖ، وَکُتُبِہٖ، وَرُسُلِہٖ، وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ، وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ (مسلم شریف کتاب الایمان، ص ۵۲)

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے تمام فرشتوں پر اور اس کی تمام کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ کی طرف سے، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔

☆☆☆☆☆

چوبیس گھنٹے کی اہم مسنون دعائیں

(۱)　کھانے سے پہلے کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ۔

(صحیح بخاری، حدیث: ۵۳۷۶)

(۲)　کھانے کے شروع میں دعاء بھول جانے پر یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ (ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۴۸۷ حدیث ۳۷۶۷)

(۳)　کھانے کے بعد کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(رواہ مسلمؒ حدیث: ۱۸۶)

(۴)　دعوت کھانے کے بعد کی دعاء: اَللّٰھُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِی، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِی۔

(سنن ترمذی جلد ۵ ص، ۵۰۷)

(۵)　پانی پینے کے بعد کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانِیْ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا۔

(تہذیب التہذیب، جلد ۲ ص، ۴۲)

(۶)　دودھ پینے کی دعاء: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔

(ترمذی شریف، حدیث ۳۴۵۵)

(۷)　سونے سے پہلے کی دعاء: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ أَمُوْتُ وَأَحْیَا۔

(صحیح بخاری، باب الدعاء حدیث: ۶۳۲۳)

(۸)　نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دعاء:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ (ابوداؤد حدیث: ۶۸۸)

(۹) بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (صحیح مسلمؒ جلد سوم، حدیث: ۲۳۸۳)

(۱۰) بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کی دعاء:

غُفْرَانَکَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذَی وَعَافَانِیْ۔

(راہ البخاری، حدیث: ۹۳۶)

(۱۱) مسجد میں داخل ہونے کی دعاء: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ۔

(رواہ البخاری)

(۱۲) مسجد سے نکلنے کی دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔ (رواہ البخاری)

(۱۳) گھر سے نکلنے کی دعاء: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(کنز العمال)

(۱۴) گھر میں داخل ہونے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ (سنن ابی داؤد کتاب النوم)

(۱۵) نیا کپڑا پہننے کی دعاء:

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَیَاتِیْ۔

(سنن ابی داؤد، رقم الحدیث (۴۰۲۳)

(۱۶) آئینہ میں چہرہ دیکھنے کی دعاء: اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

(البخاري، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی)

(۱۷) سواری پر سوار ہونے کی دعاء:

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔

(سورۃ الزخرف)

(۱۸) کشتی پر سوار ہونے کی دعاء: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّی لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

(۱۹) جس بستی یا شہر میں جانا ہو اس کو دیکھنے کے بعد یہ دعاء تین بار پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيْهَا وَارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا۔ (حصن حصین)

(۲۰) سفر سے واپسی کی دعاء۔ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(صحیح مسلم)

(۲۱) کسی کو رخصت کرنے کی دعاء:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِکَ۔ (ابوداؤد: 2600)

(۲۲) مصافحہ کرنے کی دعاء: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ۔ (رواہ احمد والترمذی (مشکوۃ: ۴۰۱)

(۲۳) غائبانہ سلام کا جواب: عَلَيْکَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

(صحیح البخاري، حدیث نمبر 6251)

(۲۴) کشادگیٔ ذہن کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِیْ مِنْ ظُلُمَاتِ الْوَهْمِ وَاَكْرِمْنِیْ بِنُوْرِ الْفَهْمِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَيَسِّرْ عَلَيْنَا خَزَائِنَ عِلْمِکَ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔ (مسنون دعائیں ص/32)

(۲۵) قوت حافظہ کی دعاء: رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ، ہر نماز کے بعد سات بار۔

(۲۶) علم میں اضافہ کی دعاء: رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً۔ (سورہ طٰہٰ)

(۲۷) کسی چیز کے گم، انتقال یا مصیبت کے وقت کی دعاء:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (سورہ بقرہ)

(۲۸) قبرستان میں داخل ہونے اور اس کے پاس سے گزرنے کی دعاء:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا أَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالأَثَرِ۔

(أخرجہ الترمذي، أبواب الجنائز)

(۲۹) نماز جنازہ کی دعاء (بالغ میت کیلئے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ أَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَأَحْیِہٖ عَلَی الِاسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔

(جامع الترمذی، باب مایقعل فی الصلاۃ علی المیت، رقم الحدیث 1024)

(۳۰) نماز جنازہ کی دعاء: (نابالغ لڑکا کیلئے:

اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا أَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا۔

(سنن الترمذي، الجنائز/ باب في التکبیر علی الجنازۃ، رقم: ۱۰۲۷)

(۳۱) نماز جنازہ کی دعاء: (نابالغ لڑکی کیلئے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔ (حوالہ بالا)

(۳۲) میت کو قبر میں اتارنے کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(ترمذی، ابوداؤد)

(۳۳) مٹی ڈالتے وقت کی دعاء اور طریقہ پہلی دفعہ:

مِنْھَا خَلَقْنَاکُمْ۔ دوسری دفعہ، وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ، اور تیسری دفعہ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی۔

(۳۴) بارش زیادہ ہونے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ (صحیح البخاری، الاستسقائ، باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ، حدیث: 1014، وصحیح مسلمؒ)

(۳۵) جب غصہ آئے یا گدھے کی آواز سنے تو کہے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (معارف الحدیث 5/157)

(۳۶) جب مرغ کی آواز سنے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ۔

(رواہ مسلم ۱/۲۴۸)

(۳۷) جب کسی مسلمان کو چھینک آئے تو کہے: اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ۔ اس کے جواب میں سننے والے کہے: یَرۡحَمُکَ اللّٰهُ۔ اور جس نے چھینکا ہے وہ جواب دے، یَهۡدِیۡکُمُ اللّٰهُ وَیُصۡلِحُ بَالَکُمۡ۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۶)

(۳۸) جب کوئی احسان کرے تو کہے: جَزَاکُمُ اللّٰهُ خیراً۔

(مشکوۃ شریف۔ جلد سوم۔ عطایا کا بیان۔ حدیث 239)

(۳۹) جب نیا چاند دیکھے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيۡنَا بِالۡأَمۡنِ وَالۡاِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡاِسۡلَامِ رَبِّیۡ وَرَبُّکَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشۡدٍ وَّخَيۡرٍ۔ (رواہ ترمذیؒ، احمد، ابویعلی وبزار)

(۴۰) رنج وغم دور کرنے اور ادائے قرض کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡهَمِّ وَالۡحُزۡنِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡعَجۡزِ وَالۡکَسۡلِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجُبۡنِ وَالۡبُخۡلِ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ غَلَبَةِ الدَّيۡنِ وَقَهۡرِ الرِّجَالِ۔

(صحیح بخاریؒ جلد سوم، حدیث 1334)

(۴۱) اختتام مجلس کی دعاء:

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ۔

(سنن نسائی، والترمذی)

چھل ربَّنا

(۱) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّکَ أَنتَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہماری دعاء قبول فرما، آپ خوب سننے والے ہیں۔

(۲) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِن ذُرِّیَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ وَأَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا إِنَّکَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اپنا مطیع بنا اور ہماری اولاد میں ایک ایسی جماعت بنا جو آپ کا مطیع ہو، اور ہم کو ہمارے حج وغیرہ کے احکام سکھا دے، اور ہم پر توجہ فرما، بے شک آپ ہی توجہ مہربانی فرمانے والے ہیں۔ (بقرہ ۲۸ پ ۱)

(۳) رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (بقرہ ۲۰۱ پ ۲)

(۴) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم پر صبر واستقلال نازل فرما اور ہمیں ثابت قدم فرما اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرمایئے۔ (بقرہ ۲۵۰ پ ۲)

(۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِیْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری بھول چوک پر ہمارا مواخذہ نہ فرما۔ (بقرہ ۲۸۶ پ ۳)

(۶) رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا إِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الَّذِینَ مِن قَبْلِنَا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم پر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے، جیسے ہم سے پہلے لوگوں پر آپ نے بھیجا۔ (بقرہ۲۸۶پ،۳)

(۷) رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم پر ایسا بار نہ ڈالئے جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرمایئے۔ اور ہم کو بخش دیجئے اور رحم فرمایئے۔

آپ ہمارے کارساز ہیں ہمیں آپ کافروں پر غلبہ عطا فرمایئے۔ (بقرہ۲۸۶پ،۳)

(۸) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو کج نہ کر بعد اس کے کہ آپ ہم کو ہدایت کر چکے ہیں، اور ہمیں رحمت عطا فرما، یقیناً آپ بڑے عطا کرنے والے ہیں۔ (آل عمران ۸، پ۳)

(۹) رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب بلا شبہ آپ تمام لوگوں کو جمع کرنے والے ہیں اس دن جس میں ذرا شک نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ (آل عمران،۹پ۳)

(۱۰) رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم ایمان لائے سو آپ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجئے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (آل عمران،۱۶پ۳)

(۱۱) رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ان چیزوں پر جو آپ نے نازل فرمایا ہے، اور ہم نے پیروی کی رسول کی سو ہمیں اہل تصدیق کی معیت نصیب فرما۔ (آل عمران، ۵۳پ۳)

(۱۲) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے گناہوں اور ہمارے کاموں میں حد سے نکل جانے کو معاف فرما، اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔ اور ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (آل عمران ۱۴۷، پ ۳)

(۱۳) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب آپ نے کائنات کو لایعنی نہیں پیدا کیا، آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے سو ہمیں عذاب دوزخ سے بچایئے۔ (آل عمران ۱۹۱، پ ۴)

(۱۴) رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب آپ جس کو دوزخ میں داخل کردیں تو واقعی اس کیلئے رسوائی ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ (آل عمران ۱۹۳، پ ۴)

(۱۵) رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان لانے کے واسطے اعلان کررہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ سو ہم ایمان لے آئے۔ (آل عمران ۱۹۳، پ ۴)

(۱۶) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب پھر ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہمارے گناہوں کو زائل فرما اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت نصیب فرما۔ (آل عمران، ۱۹۳، پ ۴)

(۱۷) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں وہ چیز عطا فرما جس کا آپ نے ہم سے اپنے

پیغمبروں کے واسطے وعدہ کیا ہے۔اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجئے ،یقیناً آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے ۔(آل عمران ۱۹۴،پ ۴)

(۱۸) رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَّاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا۔

ترجمہ:اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال دیجئے جس کے باشندے سخت ظالم ہیں،اور ہمارے لئے غیب سے کسی دوست کو کھڑا کر دیجئے اور ہمارے لئے غیب سے کوئی معین ومددگار بھیجئے ۔(سورۃ النساء،۷۵ پ ۵)

(۱۹) رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے سو ہمیں بھی ان لوگوں میں لکھ دیجئے جو تصدیق کرتے ہیں ۔(سورۃ المائدہ،۸۳،پ ۷)

(۲۰) رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے لئے آسمان سے خوان نازل فرمائیے تا کہ اول وآخر کیلئے خوشی کی بات ہو۔اور آپ کی طرف سے ایک نشانی ہو جائے ہمیں رزق عطا فرما اور آپ بہترین رزق عطا فرمانے والے ہیں ۔(سورۃ المائدہ ۱۱۴،پ ۷)

(۲۱) رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ کریں گے تو یقیناً ہم بڑے خسارے والے ہوں گے ۔(سورۃ الاعراف،۲۳ پ ۷)

(۲۲) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں سے بچا۔ (سورۃ الاعراف، ۲۳ پ ۸)

(۲۳) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے موافق فیصلہ فرما دیجئے۔ آپ بہترین فیصلہ فرمانے والے ہیں۔ (سورۃ الاعراف ۲۳، پ ۸)

(۲۴) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر عطا فرمایئے۔

(۲۵) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ظالم کے شرور وفتن سے محفوظ فرما اور ہمیں اپنی رحمت کے صدقہ ان کافروں سے نجات فرما۔ (سورہ یونس ۸۶، پ ۱۱)

(۲۶) رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوٰلِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوْبِهِمْ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ان کے مالوں کو نیست و نابود کر دیجئے اور ان کے دلوں کو سخت کر دیجئے۔ (سورہ یونس ۸۸، پ ۱۱)

(۲۷) رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب تا کہ وہ لوگ نماز کا اہتمام کریں تو آپ کچھ لوگوں کے قلوب کو ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کو پھل کھانے کو دیجئے تا کہ یہ لوگ نعمتوں کے شکر ادا کریں۔ (سورہ ابراہیم ۳۷، پ ۱۳)

(۲۸) رَبَّنَآ إِنَّكَ تَعۡلَمُ مَا نُخۡفِي وَمَا نُعۡلِنُ وَمَا يَخۡفَىٰ عَلَى ٱللَّهِ مِن شَيۡءٖ فِي ٱلۡأَرۡضِ وَلَا فِي ٱلسَّمَآءِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب آپ ظاہر و باطن کو جانتے ہیں اور زمین و آسمان کی کوئی بھی چیز اللہ تعالیٰ پر مخفی نہیں ہے۔ (سورہ ابراہیم ۳۸، پ ۱۳)

(۲۹) رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب اور میری دعاء قبول فرما۔ (سورہ ابراہیم ۴۰، پ ۱۳)

(۳۰) رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لِي وَلِوَٰلِدَيَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِينَ يَوۡمَ يَقُومُ ٱلۡحِسَابُ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار میری اور میرے والدین اور تمام مسلمانوں کی حساب کے وقت مغفرت فرما دیجئے۔ (سورہ ابراہیم ۴۱، پ ۱۳)

(۳۱) رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةٗ وَهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ أَمۡرِنَا رَشَدٗا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت کا سامان عطا فرما اور تمام مسلمانوں کی حساب کے وقت مغفرت فرما دیجئے۔ (سورہ کہف ۱۰ پارہ ۱۵)

(۳۲) رَبَّنَا ٱصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم سے جہنم کے عذاب کو دور فرما کیونکہ اس کا عذاب پوری ہلاکت ہے۔ (سورہ فرقان ۱۹)

(۳۳) رَبَّنَآ ءَامَنَّا فَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلرَّٰحِمِينَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے سو ہماری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔ (سورۃ المومنون ۱۰۹ پارہ ۱۸)

(۳۴) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوٰجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اپنے بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک (راحت) عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا۔ (فرقان ۷۴ پارہ ۱۹)

(۳۵) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب آپ کی رحمت اور علم ہر چیز کو شامل ہے سو جنہوں نے کفر وشرک سے توبہ کی ان کی مغفرت فرما اور جو آپ کے راستہ پر چلے ہیں ان کو جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔ (سورۃ المومن ۷ پارہ ۲۴)

(۳۶) رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِي وَعَدتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ وَأَزْوٰجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب انہیں ان بہشتوں میں داخلہ نصیب فرما دیجئے جن کا وعدہ آپ نے کیا ہے، اور ان کے آباء واجداد اور بیبیوں اور اولاد جو جنت کے لائق (مومن) ہوں ان کو بھی جنت میں داخل فرما بے شک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ (سورۃ المومن ۸ پارہ ۲۴)

(۳۷) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ایمان لا چکے ہیں بخش دیجئے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق اور رحیم ہیں۔ (سورہ حشر ۱۰ پارہ ۲۸)

(۳۸) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم آپ پر بھروسہ کرتے ہیں اور آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ (سورہ ممتحنہ، ۴ پارہ ۲۸)

(۳۹) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے فتنہ وفساد سے محفوظ فرما اور ہماری مغفرت فرما بے شک آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ (سورہ ممتحنہ ۵ پارہ ۲۸)

(۴۰) رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمارے نور کو اخیر تک رکھ اور ہماری مغفرت فرما آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ (سورہ تحریم ۸ پارہ ۲۸)



چہل حدیث

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری امت کو چالیس حدیث پڑھا دی اس کو اللہ تعالیٰ علماء وفقہاء کے زمرہ میں داخل فرمائے گا۔

(۱) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ (بخاری جلد ۱، صفحہ ۲)

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۲) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ (مشکوۃ صفحہ ۲۰)

ترجمہ: علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے۔

(۳) اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ۔ (مشکوۃ، صفحہ ۳۹)

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

(۴) مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۹)

ترجمہ: جنت کی کنجی نماز ہے۔

(۵) اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ۔ (بخاری جلد ۱، صفحہ ۳۹)

ترجمہ: روزہ عذاب سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔

(۶) اِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ۔ (ترمذیؒ جلد ۲ صفحہ ۷۶)

ترجمہ: یقیناً حج مٹا دیتا ہے سارے گناہوں کو۔

(۷) اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔ (ترمذیؒ جلد ۲ صفحہ ۵۸)

ترجمہ: دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

(۸) حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ (کنز العمال)

ترجمہ: دنیا کی محبت ہر معصیت کی جڑ ہے۔

(۹) اِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ۔ (ترمذیؒ جلد ۲ صفحہ ۷)

ترجمہ: جب سوال کرو تو صرف اللہ ہی سے۔

(۱۰) لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ۔ (مشکوۃ صفحہ ۱۵)

ترجمہ: اس شخص کا ایمان نہیں جو امانت میں خیانت کرے۔

(۱۱) لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: اللہ کی لعنت ہے یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا ڈالا۔

(۱۲) اَلدِّیْنُ اَلنَّصِیْحَۃُ۔ (مسلمؒ جلد ۱ صفحہ ۱۳)

ترجمہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔

(۱۳) مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (مسلمؒ جلد ۱ صفحہ ۷۰)

ترجمہ: جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۱۴) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ۔ (ابن ماجہ صفحہ ۳۱۳)

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔

(۱۵) عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ۔ (مشکوۃ صفحہ ۳۲)

ترجمہ: قبر کا عذاب حق ہے۔

(۱۶) اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْأَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۴)

ترجمہ: تم اہل زمین پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

(۱۷) أَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۷۶)

ترجمہ: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(۱۸) خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (بخاری صفحہ ۷۵۲)

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

(۱۹) اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ (بخاری جلد ا صفحہ ۷)

ترجمہ: حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(۲۰) مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: جو اللہ کیلئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتے ہیں۔

(۲۱) اَلْغِیْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَاءِ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: غیبت زنا سے زیادہ بدتر ہے۔

(۲۲) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔ (مسلم)

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔

(۲۳) اِیَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: مظلوم کی بددعاء سے بچو۔

(۲۴) سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ کُفْرٌ۔ (بخاریؒ جلد ۲ صفحہ ۸۹۳)

ترجمہ: مسلمانوں کو گالی دینا فسق اور ان کا قتل کرنا کفر ہے۔

(۲۵) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِّیَ بِالْحَرَامِ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: وہ جسم جنت میں نہیں جائے گا جو حرام مال سے پرورش کیا گیا ہو۔

(۲۶) اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۴)

ترجمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

(۲۷) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ۔

ترجمہ: رشتہ ناطہ توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

(۲۸) کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۹۰)

ترجمہ: ہر نیکی ثواب ہے۔

(۲۹) بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَۃً۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۹۵)

ترجمہ: پہنچادو میری جانب سے گرچہ ایک ہی آیت ہو۔

(۳۰) اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔

(۳۱) اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔ (مسلم جلد ا صفحہ ۵۴)

ترجمہ: سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔

(۳۲) مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا شمار اسی قوم میں ہوگا۔

(۳۳) لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَھُمْ امْرَأَۃً۔ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۵۲)

ترجمہ: جس قوم نے اپنا معاملہ کسی عورت کو سونپ دیا وہ فلاح یاب نہیں ہوسکتی۔

(۳۴) لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ (مسلم)

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو منہ سینہ پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی چیخ پکار کرے۔

(۳۵) لَاتَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (ابن ماجہ جلد ا صفحہ ۲۴۳)

ترجمہ: شراب مت پیو کیونکہ وہ ہر بُرائی کی کنجی ہے۔

(۳۶) مَاأَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِى النَّارِ۔ (مشکوۃ)

(ترجمہ: ازار (لنگی پائجامہ) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ جہنم میں جائے گا۔

(۳۷) لَاتَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۸۰)

ترجمہ: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتّا یا تصویریں ہوں۔

(۳۸) لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

(کنزالعمال ج ۳ ص ۲۱۸۶ مشکوۃ شریف کتاب الاداب رقم الحدیث ۵۰۲۸)

ترجمہ: مومن کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔ فائدہ: اگر دین کا نقصان ہے تو دور رہے۔

(۳۹) سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۱۰)

ترجمہ: اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے اور قریب سے کھاؤ۔

(۴۰) كُلُوْا جَمِيْعاً وَلَا تَفَرَّقُوْا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔ (مشکوۃ)

ترجمہ: اکٹھے ہوکر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔



وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا

اور اللہ کے سب نام اچھے ہیں سو اس کو انہیں ناموں سے پکارو۔

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔

اللہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ (سنن ابن ماجہ: جلد سوم: حدیث نمبر ۷۴۱)

(۱) الرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	(۲) الرَّحِیْمُ ہمیشہ رحم فرمانے والا	(۳) الْمَلِکُ بادشاہ
(۴) الْقُدُّوْسُ جملہ نقائص وعیوب سے پاک	(۵) السَّلَامُ سلامتی دینے والا	(۶) الْمُؤْمِنُ امان بخشنے والا
(۷) الْمُھَیْمِنُ نگہبانی اور حفاظت فرمانے والا	(۸) الْعَزِیْزُ عزت بزرگی اور غلبہ والا	(۹) اَلْجَبَّارُ بہت زبردست عظمت والا
(۱۰) اَلْمُتَکَبِّرُ سب سے اعلیٰ وارفع، بڑائی والا	(۱۱) الْخَالِقُ پیدا کرنے والا	(۱۲) الْبَارِئُ عدم سے وجود میں لانے والا

(۱۳) اَلْمُصَوِّرُ شکل وصورت اور امتیازی شان عطا کرنے والا	(۱۴) اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	(۱۵) اَلْقَهَّارُ سب پر غالب
(۱۶) اَلْوَهَّابُ بغیر کسی منفعت کے خوب عطا کرنے والا	(۱۷) اَلرَّزَّاقُ رزق دینے والا	(۱۸) اَلْفَتَّاحُ بڑا مشکل کشا، بند راستے کھولنے والا
(۱۹) اَلْعَلِيْمُ بہت جاننے والا	(۲۰) اَلْقَابِضُ روزی تنگ کرنے والا	(۲۱) اَلْبَاسِطُ روزی میں فراخی دینے والا
(۲۲) اَلْخَافِضُ منکرین ومتکبرین کو پست کرنے والا۔	(۲۳) اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	(۲۴) اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
(۲۵) اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	(۲۶) اَلسَّمِيْعُ بہت زیادہ سننے والا	(۲۷) اَلْبَصِيْرُ سب کچھ دیکھنے والا
(۲۸) اَلْحَكَمُ فیصلہ فرمانے والا	(۲۹) اَلْعَدْلُ خوب انصاف کرنے والا	(۳۰) اَللَّطِيْفُ بہت لطف وکرم فرمانے والا
(۳۱) اَلْخَبِيْرُ ہر چیز کی خبر رکھنے والا	(۳۲) اَلْحَلِيْمُ بردبار اور حلم والا	(۳۳) اَلْعَظِيْمُ عظمت وبزرگی کا مالک
(۳۴) اَلْغَفُوْرُ بے انتہا بخشش ومغفرت فرمانے والا	(۳۵) اَلشَّكُوْرُ شکر کا بدلہ دینے والا، قدردان	(۳۶) اَلْعَلِيُّ سب سے بلند وبرتر
(۳۷) اَلْكَبِيْرُ بہت بڑا	(۳۸) اَلْحَفِيْظُ محافظ ونگہبان	(۳۹) اَلْمُقِيْتُ قوت دینے والا اور روزی عطا کرنے والا

(۴۰) اَلْحَسِیْبُ جمیع امور میں کفایت کرنے والا	(۴۱) اَلْجَلِیْلُ بلند مرتبہ اور بزرگی والا	(۴۲) اَلْکَرِیْمُ بہت کرم کرنے والا
(۴۳) اَلرَّقِیْبُ نگہدار اور محافظ	(۴۴) اَلْمُجِیْبُ ہر ایک کی دعا کو قبول کرنے والا	(۴۵) اَلْوَاسِعُ بہت کشائش وخوش حالی دینے والا
(۴۶) اَلْحَکِیْمُ حکمت وتدبر والا	(۴۷) اَلْوَدُوْدُ بہت محبت کرنے والا	(۴۸) اَلْمَجِیْدُ عالی مرتبت اور بزرگی والا
(۴۹) اَلْبَاعِثُ اٹھانے والا، موت کے بعد مردوں کو زندہ کرنے والا	(۵۰) اَلشَّھِیْدُ حاضر وموجود اور مشاہدہ فرمانے والا	(۵۱) اَلْحَقُّ سچا، سچائی اور حق کا مالک
(۵۲) اَلْوَکِیْلُ جملہ امور میں کارساز	(۵۳) اَلْقَوِیُّ بہت طاقتور	(۵۴) اَلْمَتِیْنُ بہت مضبوط اور شدید قوت والا
(۵۵) اَلْوَلِیُّ دوست اور حمایت فرمانے والا، سرپرستی کرنے والا	(۵۶) اَلْحَمِیْدُ لائق تعریف، اچھی خوبیوں والا	(۵۷) اَلْمُحْصِیْ کائنات کی ہر شئ کو شمار میں رکھنے والا
(۵۸) اَلْمُبْدِئُ آفرینش کی ابتداء کرنے والا	(۵۹) اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنے والا	(۶۰) اَلْمُحْیِیْ زندگی عطا کرنے والا
(۶۱) اَلْمُمِیْتُ موت دینے والا	(۶۲) اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا	(۶۳) اَلْقَیُّوْمُ سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا

(۶۴) اَلْوَاجِدُ وجود عطا فرمانے والا	(۶۵) اَلْمَاجِدُ عظمت اور بزرگی والا	(۶۶) اَلْوَاحِدُ یکتا
(۶۷) اَلْاَحَدُ وہ ایسا ایک ہے جس کا کوئی مقابل ومشابہ نہیں	(۶۸) اَلصَّمَدُ بے نیاز، سب کا مرکز نیاز	(۶۹) اَلْقَادِرُ قدرت وطاقت والا
(۷۰) اَلْمُقْتَدِرُ قدرت کاملہ کا مالک	(۷۱) اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا/ بڑھانے والا	(۷۲) اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے رکھنے والا
(۷۳) اَلْاَوَّلُ سب مخلوقات اور موجودات سے پہلے	(۷۴) اَلْآخِرُ سب موجودات کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا	(۷۵) اَلظَّاهِرُ اپنی قدرت کے اعتبار سے ظاہر
(۷۶) اَلْبَاطِنُ اپنی ذات کے اعتبار سے پوشیدہ	(۷۷) اَلْوَالِيُ تصرف اور اختیار کا مالک	(۷۸) اَلْمُتَعَالِيُ بلند وبرتر
(۷۹) اَلْبَرُّ اچھائی اور بھلائی فرمانے والا	(۸۰) اَلتَّوَّابُ زیادہ توبہ قبول کرنے والا	(۸۱) اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ دینے والا
(۸۲) اَلعَفُوُّ معاف فرمانے والا	(۸۳) اَلرَّؤُفُ نہایت مہربان	(۸۴) مَالِكُ الْمُلْكِ سب سلطنت اور حکمرانی کا مالک
(۸۵) ذُو الْجَلَالِ وَ الإِكْرَامِ عظمت اور بزرگی والا	(۸۶) اَلْمُقْسِطُ عدل وانصاف کرنے والا	(۸۷) اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا
(۸۸) اَلْغَنِيُّ بے پرواہ و بے نیاز	(۸۹) اَلْمُغْنِيُ بے نیاز کردینے والا	(۹۰) اَلْمَانِعُ روکنے والا

(۹۱) الضَّارُّ نقصان کا مالک	(۹۲) النَّافِعُ نفع کا مالک، نفع عطا کرنے والا	(۹۳) النُّورُ نور
(۹۴) الْهَادِیْ ہدایت دینے والا	(۹۵) الْبَدِیْعُ بے مثال موجود، عدم سے وجود میں لانے والا	(۹۶) الْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا
(۹۷) الْوَارِثُ وارث و مالک	(۹۸) الرَّشِیْدُ نیکی اور راستی کرنے والا	(۹۹) الصَّبُوْرُ بہت زیادہ مہلت دینے والا

وضو شروع کرنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ۔ یا صرف بسم اللہ۔

(سنن دار قطنی، الحدیث 228، ج1، ص108)

درمیان وضو کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ۔ (ترمذیؒ کتاب الدعوات)

وضو کے بعد کی دعا

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیكَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(مشکوۃ المصابیح، پاکی کا بیان، حدیث:۲۷۵)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ، واجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (رواہ مسلم)

فرائض وضو

(وضو میں چار فرض ہیں)

(۱) پیشانی کے بالوں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کے لو سے دوسرے کان کے لو تک پورے چہرے کا دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھ کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

(مسلم، الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ والتحجیل فی الوضوء، 1:216، رقم:246)

سنن وضو

(وضو میں کل بارہ سنتیں ہیں)

(۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) تین بار کلی کرنا۔ (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔ (۸) ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۹) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۱۰) ہر عضو کو پے در پے دھونا۔ (۱۱) ایک بار پورے سر کا مسح کرنا۔ (۱۲) ترتیب وار دھونا۔

(الدر المختار وحاشیہ ابن عابدین (رد المحتار) (106/1)

نواقض وضو

(نواقض وضو سات ہیں)

۱۔ پاخانہ، پیشاب اور ہوا کا خارج ہونا۔ ۲۔ منہ بھر کے قئے کرنا۔ ۳۔ بدن کے کسی حصے سے خون یا پیپ کا نکال کر بہنا۔ ۴۔ بیہوشی کا ہونا۔ ۵۔ پاگل ہونا۔ ۶۔ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا۔ ۷۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔ (ماخوذ از عمدۃ الفقہ)

فرائض غسل

(فرائض غسل تین ہیں)

۱۔ کلی کرنا۔ ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ۳۔ پورے جسم پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے (ورنہ غسل نہ ہوگا)۔ (بخاری۔ الغسل۔ باب الوضوء قبل الغسل)

غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے

جن چیزوں سے غسل فرض ہوجاتا ہے وہ چار ہیں۔ (۱) منی کا اپنی جگہ سے بشہوت جدا

ہو کر جسم سے باہر نکلنا، خواہ سوتے میں یا جاگتے میں، بے ہوشی یا ہوش میں، جماع سے بغیر جماع کے یا کسی خیال و تصور سے یا خاص حصہ کو حرکت دینے سے یا اور کسی طرح سے۔(۲) ایلاج سے یعنی سپاری کا شرمگاہ کے اندر داخل ہو جانے کی وجہ سے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ اگر دونوں بالغ ہیں تو دونوں پر غسل فرض ہوگا۔(۳) حیض سے پاک ہونے سے۔(۴) نفاس سے پاک ہونے سے۔(حوالہ بہشتی زیور حصہ ۱۱ صفحہ ۶۸۸)

جن صورتوں میں غسل واجب ہے

(۱) کافر کا اسلام لانے سے، بشرطیکہ حالت کفر میں اس کو حدث اکبر ہو۔(۲) پندرہ برس سے پہلے بالغ ہو جانے سے اور پندرہ برس کی عمر کے بعد محتلم ہو تو اس پر غسل فرض ہے۔(۳) مسلمان مردے کی لاش کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔(بہشتی زیور صفحہ نمبر ۶۹۰)

تیمم کا بیان

وضو اور غسل کیلئے جب پانی نہ مل سکے یا پانی کے استعمال سے مرض بڑھ جانے کا یا دیر میں اچھا ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں تیمم کرنا درست ہے۔

فرائض تیمم

(تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں)

(۱)۔ پاکی کی نیت کرنا کہ نماز یا تلاوت کیلئے تیمم کرتا ہوں۔(۲) دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر جھاڑ لے تب پورے چہرے (سر کے بال سے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) پر اس طرح پھیر لے کہ بال کے برابر بھی جگہ باقی نہ رہے۔(۳) پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے، یہی طریقہ غسل کا بھی ہے۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل)

جن چیزوں سے وضوٹوٹتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، البتہ جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا اس عذر کے باطل ہونے کی وجہ سے تیمم ختم ہوجائے گا۔

اذان و اقامت کا بیان

نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ سے پہلے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے، فرض نمازوں کیلئے اقامت کہنا بھی سنت مؤکدہ ہے، مردوں کیلئے، عورتوں کیلئے نہیں۔

طریقہ اذان یہ ہے کہ اذان دینے والے باوضو ہوکر کسی اونچی جگہ پر قبلہ رو ہوکر کھڑا ہوجائے اور دونوں شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخ میں رکھے۔

کلمات اذان

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ۔ (دومرتبہ دوسانسوں میں)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ (دومرتبہ دوسانسوں میں)

اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہ۔ (دومرتبہ دوسانسوں میں)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ (دومرتبہ دوسانسوں میں)

حَیَّ عَلَی الۡفَلَاح۔ (دومرتبہ دوسانسوں میں)

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرۡ۔ (دومرتبہ ایک سانس میں)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ (دومرتبہ ایک سانس میں)

اور فجر کی نماز میں اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) دومرتبہ دوسانسوں میں کہا جائے گا اور اذان کا جواب دینا سنت ہے۔ (مشکوۃ المصابیح)

اذان کے بعد کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعوَۃِ التَّآمَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ القَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔(الشامی ا/ ۲۹۸۲ باب الاذان)

فائدہ: یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

طریقۂ اقامت

نماز شروع کرنے سے پہلے یہی کلمات اذان کہے جاتے ہیں جسے اقامت وتکبیر کہتے ہیں، اقامت بھی اذان ہی کی طرح ہوتی ہے، فرق یہ ہے کہ ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''قد قامت الصلٰوۃ'' دو مرتبہ کہا جائے گا، اذان ٹھہر ٹھہر کر اور تکبیر ذرا جلدی کہی جاتی ہے، (اور ہر کلمہ پر سانس نہ توڑے، اقامت میں آخری جملہ ''اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' ایک ہی سانس میں کہنا چاہیئے۔(ماخذ: دارالافتاء دارالعلوم دیوبند فتوی نمبر: 602177)

اقامت میں کہاں سانس توڑا جائے اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرْ ۔	(ایک ہی سانس میں)
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔	(ایک ہی سانس میں)
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ۔	(ایک ہی سانس میں)
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔	(ایک ہی سانس میں)
حَیَّ عَلَی الْفَلَاح حَیَّ عَلَی الْفَلَاح۔	(ایک ہی سانس میں)
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ۔	(ایک ہی سانس میں)
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرْ۔	(ایک سانس میں)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (ایک سانس میں)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح میں ۃ کی حرکت کو ظاہر نہ کریں بلکہ ساکن کر کے پڑھیں، جیسے قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

اذان واقامت کا جواب دینا ہر ایک کیلئے سنت ہے خواہ مرد ہو یا عورت، سننے والا وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے۔ فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ، کہے (تو نے سچ کہا اور تو نے نیکی کی) اور تکبیر میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ، کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا، کہے (اللہ تعالیٰ اس کو قائم ودائم رکھے)۔ (صحیح مسلم، حدیث نمبر 385)

شرائط نماز

(شرائط نماز سات ہیں)

(۱) بدن کا پاک ہونا۔ (۲) کپڑے کا پاک ہونا۔ (۳) جگہ کا پاک ہونا۔ (۴) نماز کا وقت ہونا۔ (۵) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ (۶) نماز کی نیت کرنا۔ (۷) ستر کا چھپانا یعنی مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور قدموں اور چہروں کے تمام بدن کا چھپانا فرض ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ)

فرائض نماز

(فرائض نماز چھ ہیں)

(۱) تکبیر کہنا۔ (۲) قیام کرنا۔ (۳) قرأت کرنا۔ (۴) رکوع کرنا۔ (۵) سجدہ کرنا۔ (۶) قعدہ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا، اگر ان میں سے ایک بھی چیز چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔

(ماخذ: دار الافتاء دار العلوم دیوبند فتوی نمبر: 6272)

واجبات نماز

(واجبات نماز پندرہ ہیں)

(۱) سورۂ فاتحہ یعنی الحمدللہ پڑھنا، (مکمل سورہ) فرائض کے پہلے دو رکعت میں اور سنت کے سبھی رکعتوں میں ۔(۲) اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا۔(۳) فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔(۴) سورۂ فاتحہ،سورۃ سے پہلے پڑھنا۔(۵) ترتیب کا لحاظ رکھنا۔(۶) رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔(۷) دونوں سجدوں کے درمیان ایک تسبیح کے بقدر ٹھہرنا۔(۸) تعدیل ارکان یعنی اچھی طرح ہر رکن کو ادا کرنا۔(۹) قعدۂ اولیٰ کرنا۔(۱۰) تشہد پڑھنا۔(۱۱) فجر،مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور جمعہ وعیدین میں بلند آواز سے قرأت کرنا۔(۱۲) ظہر،عصر اور تمام سری نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔(۱۳) نماز وتر میں دعاء قنوت پڑھنا۔(۱۴) دونوں عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔(۱۵) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔(در مختار مع الشامی:۱/ ۱۴۳)

سجدہ سہو کا بیان

جن صورتوں سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

(۱) ترک واجب مثلاً فرض نماز کے پہلے دو رکعت یا سنت کے چاروں میں سے کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا بھول جانا۔(۲) تغیر واجب مثلاً سورہ فاتحہ سے پہلے سورۃ کا پڑھ دینا ۔(۳) تاخیر واجب مثلاً سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورہ ملانے کیلئے تین مرتبہ تسبیح کے بقدر سکوت کر لینا ۔(۴) تکرار فرض مثلاً دو مرتبہ رکوع کر لینا۔(۵) تاخیر فرض مثلاً چار رکعت والی نماز کی دوسری رکعت میں تشہد کے بعد درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، تک یا اس سے زائد پڑھ لینا۔چونکہ تشہد کے بعد قیام فرض ہے اور فرض میں تاخیر ہوگئی ۔(۶) تقدیم فرض یا ترتیب فرض مثلاً رکوع سے پہلے سجدہ کر لینا۔(کتاب الصلاۃ، اَلْبَابُ الثَّانِی عَشَرَ فِی سُجُودِ السَّهْوِ،۱/ ۱۲۶)

مفسدات نماز

(مفسدات نماز پندرہ ہیں)

(۱) نماز میں قصداً بھول کر کلام کرنا۔(۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔(۳) چھینکنے والے کے جواب میں یَرحَمُکَ اللہ، کہنا۔ یا خود اپنی چھینک پر اَلحَمدُلِلّٰہ کہنا۔(۴) رنج وغم کی خبر سن کر''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون'' پڑھنا یا اچھی خبر پر''اَلْحَمْدُلِلّٰہ'' یا عجیب خبر پر ''سُبحَانَ اللہ'' کہنا۔(۵) درد وتکلیف کی وجہ سے کراہنا یا اوہ آہ جیسی آواز نکالنا۔(۶) اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا۔(۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔(۸) قرآن شریف پڑھنے میں سخت غلطی کرنا۔(۹) عمل کثیر کرنا یعنی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والوں کو گمان ہو کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے مثلاً دونوں ہاتھ سے کام کرنا، وغیرہ۔(۱۰) قصداً یا بھول کر کچھ کھانا یا پینا۔(۱۱) دوصفوں کے بقدر چلنا۔(۱۲) قبلہ کی طرف سے سینہ کو پھیر لینا۔(۱۳) امام سے آگے بڑھ جانا۔(۱۴) ستر کھل جانے کی صورت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔(۱۵) بالغ کا نماز میں قہقہہ لگانا۔(البحرالرائق)

طریقہ نماز

جب آدمی نماز کا ارادہ کرے تو پہلے اپنا بدن پاک کرکے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو پھر جو نماز پڑھنی ہے دل میں اس نماز کی نیت کرے، پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ انگوٹھے دونوں کانوں کی لو کے مقابل ہوں اس وقت اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ دایاں ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ نیچے اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے، پھر آہستہ ثناء، تعوذ وتسمیہ پڑھنے کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے، وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھنے کے بعد آہستہ

سے آمین کہے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورۃ یا آیت کم از کم تین آیات کے بقدر پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے، انگلیوں کو کھول کر گھٹنوں کو پکڑ کر اس طرح رکوع کرے کہ سر اور پیٹ برابر ہو، نظر پیروں پر ہو اور سبحان ربی العظیم تین یا پانچ مرتبہ پڑھ کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں اس طرح جائے کہ چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے برابر اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں، اور نظر ناک پر ہو اور سبحان ربی الاعلیٰ تین یا پانچ مرتبہ کہے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھے، اور اطمینان سے بیٹھے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے نظر گود میں ہو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے، دوسرا سجدہ کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے، ایک رکعت پوری ہوگئی۔

دوسری رکعت میں صرف بسم اللہ پڑھ کر الحمد للہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر پہلی رکعت کی طرح رکوع، سجدہ وغیرہ کرے۔ دوسری رکعت کے سجدوں کے بعد بایاں پیر بچھا کر داہنا پیر کھڑا کر کے بیٹھے اور التحیات پڑھے، التحیات میں جب لا الہ پر پہنچے تو کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرے اور الا اللہ پر جھکا دے۔ تشہد کے بعد درود شریف دعاء ماثورہ پڑھ کر داہنے طرف منہ پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔ جبکہ نظر کندھے پر ہو پھر بائیں طرف سلام پھیر کر دونوں ہاتھ سینے کے برابر اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔

اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد درود شریف نہ پڑھیں، بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑا ہو کر تیسری اور چوتھی رکعت پہلی رکعت کی طرح مکمل کر لے۔ جب چوتھی رکعت میں بیٹھے تو التحیات، درود شریف دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر لے اگر مقتدی ہے تو صرف ثناء پڑھ کر خاموش کھڑا رہے۔ (تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ، اور سورہ نہ پڑھے) البتہ رکوع سجدے کی تسبیحات، التحیات درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھے۔ (سنن ترمذیؒ)

ثناء: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ۔
(ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الصلاۃ، باب مایقول عند افتتاح الصلاۃ، 1:283، رقم:243)

تشھد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (صحیح البخاری ج 1 ص 115 باب التشھد فی الآخرۃ، صحیح مسلم ج 1 ص 173 باب التشھد فی الصلوٰۃ)

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (صحیح البخاری ج 1 ص 477 باب یزفون النسلان فی المشی)

دعاء ماثورہ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔
(صحیح البخاری ج 1 ص 115 باب الدعا قبل السلام، صحیح مسلم ج 1 ص 347 باب الدعوات والتعوذ)

دعاء قنوت: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق۔ (ردالمختار)

سلام کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، وَتَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (رواہ مسلم)

عورتوں کی نماز کا فرق:

عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نہ نکالے، عورتیں داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھیں، ہاتھ سینہ پر باندھ لیں۔ رکوع میں زیادہ نہ جھکیں، بلکہ تھوڑا جھکیں اور انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھیں، سجدہ میں پاؤں کھڑا نہ کریں۔ بلکہ داہنی طرف نکال کر خوب سمٹ کر سجدہ کریں۔ قعدہ میں دونوں طرف پاؤں نکال کر بائیں سرین پر بیٹھیں اور انگلیاں ملا کر رکھیں۔ (ابن ماجہ)

نوٹ

مزید تفصیل کے ساتھ نماز کے مسائل جاننے کیلئے میری کتاب پنجگانہ نماز اور ان کے ضروری مسائل کا مطالعہ کیجئے۔ (علاءالدین قاسمی)

نفل نمازیں

(۱) نماز اشراق۔

جب سورج نکل کر بلند ہو جائے تو تقریباً ۲۰ منٹ بعد دو رکعت یا چار رکعت نفل نماز پڑھے اس نماز کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز اشراق پڑھے اس کو ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذیؒ)

(۲) نماز چاشت۔

تقریباً نو دس بجے دن میں زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے، جس وقت سورج ذرا اونچا ہوتا ہے، یہ نماز چار رکعت سے لیکر بارہ رکعتوں تک منقول ہے اس کی فضیلت بھی حدیث شریف میں آئی ہے۔

حضرت داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بارہ رکعتیں چاشت کی نماز پڑھنے والوں کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

(۳) نماز اوابین:

نماز مغرب کے فرض وسنت کے بعد نماز اوابین چھ سے ۲۰ رکعات تک ثابت ہے۔ اس نماز کی بھی بڑی فضیلت واہمیت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھتا ہے تو اس کو ۱۲ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، بشرطیکہ درمیان میں کوئی بُری بات یا لغو کلام نہ کیا ہو۔ (ابن خزیمہ)

(۴) نماز تہجد پڑھنے والا بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائے گا

نماز تہجد رات کے آخری حصہ میں دو رکعت کر کے چار سے ۱۲ رکعتوں تک پڑھنا منقول ہے۔ یہ نماز اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اور حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر ایک پُکارنے والا پُکارے گا کہاں ہیں وہ بندے جو رات کو عبادت کرنے کی وجہ سے اپنے بستروں کو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ آواز سن کر تہجد گزار بندے ایک جگہ جمع ہو جائیں گے اور ان کو بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا، اس کے بعد اور لوگوں کا حساب کیا جائے گا۔ (بخاریؒ و مسلم شریف)

فائدہ: ہمارے بزرگان دین آٹھ رکعتیں پڑھنے کے عادی تھے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی زیادہ تر آٹھ ہی منقول ہیں۔

(۵) صلوٰۃ التسبیح:

یہ نماز جس وقت چاہیں پڑھ سکتے ہیں، مگر طلوع آفتاب وزوال اور غروب آفتاب کے وقت پڑھنا ممنوع ہے، نیز فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نہ پڑھے۔ یہ نماز اپنے دامن میں بڑی خیر وبرکت لئے ہوئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اے میرے چچا! کیا آپ کو ایک عطیہ نہ دوں؟ اگر آپ ان کو کرلیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ معاف فرمادے، جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے، دکھا کے ہو یا چھپا کے کیا ہو، وہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ التسبیح پڑھو۔ یہ چار رکعتیں روزانہ پڑھ سکو تو بہتر ہے ورنہ جمعہ کو، اگر ہر جمعہ نہ پڑھ سکو تو ہر ماہ پڑھو، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں اور ہر سال میں بھی نہ پڑھ پاؤ تو کم از کم پوری عمر میں ایک دفعہ پڑھ ہی لو۔ (ابوداؤدؒ)

صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ:

اِس کے دو طریقے منقول ہیں، کسی بھی طریقے کے مطابق یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

پہلا طریقہ: اس نماز کے پڑھنے کا طریقہ جو حضرت عبداللہ بن مبارک سے ترمذی شریف میں مذکور ہے یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھے پھر کلماتِ تسبیح یعنی: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ ۔ ۱۵ مرتبہ پڑھے پھر حسب دستور اَعُوْذُ بِاللهِ، وبِسْمِ اللهِ و اَلْحَمْدُ شریف اور سورۃ پڑھے پھر قیام میں ہی یعنی سورۃ کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے وہی کلمات تسبیح ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر رکوع کرے اور رکوع کی تسبیح کے بعد وہی کلمات ۱۰ بار کہے، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کے بعد ۱۰ بار اور دونوں سجدوں میں سجدے کی تسبیح کے بعد ۱۰، ۱۰ بار اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں یعنی جلسہ میں ۱۰ بار وہی کلماتِ تسبیح کہے، اسی طرح ہر رکعت میں الحمد سے پہلے ۱۵ مرتبہ اور سورۃ ملانے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے قیام ہی میں ۱۰ مرتبہ اور رکوع وقومہ اور دونوں سجدوں میں اور دونوں سجدوں کے درمیانی جلسے میں ۱۰، ۱۰ بار وہی کلمات کہے اس

طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ اور چار رکعتوں میں ۳۰۰ مرتبہ یہ کلماتِ تسبیح ہو جائیں گے اور اگر ان کلمات کے بعد "وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیۡمِ" بھی ملا لے تو بہتر ہے کیونکہ اس سے بہت ثواب ملتا ہے اور ایک روایت میں اِن الفاظ کی زیادتی منقول بھی ہے۔

دوسرا طریقہ: جو حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی شریف میں منقول ہے، وہ یہ ہے کہ ثنا کے بعد اور الحمد شریف سے پہلے کسی رکعت میں ان کلمات تسبیح کو نہ پڑھے بلکہ ہر رکعت میں الحمد اور سورۃ پڑھنے کے بعد ۱۵ مرتبہ پڑھے اور رکوع اور قومہ اور دونوں سجدوں اور جلسہ میں بالترتیب ۱۰، ۱۰ مرتبہ پڑھے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر یعنی جلسہ استراحت میں ۱۰ رتبہ پڑھے اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ پڑھے اور دونوں قعدوں میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔

یہ دونوں طریقے صحیح ہیں لیکن بعض فقہا نے دوسرے طریقے کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے، بہتر یہ ہے کہ کبھی ایک روایت پر عمل کرے اور کبھی دوسری پر تا کہ دونوں پر عمل ہو جائے اس نماز کی چاروں رکعتوں میں کوئی سورت متعین نہیں، لیکن کبھی کبھی استحباب کے لئے چاروں رکعتوں میں علی الترتیب التکاثر، العصر، الکافرون اور اخلاص پڑھا کرے اور کبھی اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء اور سورۃ اخلاص پڑھے۔ اگر تسبیح کے کلمات بھول کر کسی جگہ ۱۰ سے کم پڑھے جائیں یا بالکل نہ پڑھے جائیں تو اس کو دوسری جگہ یعنی تسبیح پڑھنے کے آگے والے موقع میں پڑھ لے تا کہ تعداد پوری ہو جائے لیکن رکوع میں بھولے ہوئے کلماتِ تسبیح قومہ میں نہ پڑھے بلکہ دوسرے سجدے میں پڑھے کیونکہ قومہ اور جلسہ کا رکوع وسجدے سے طویل کرنا مکروہ ہے۔ کلماتِ تسبیح کو انگلیوں پر شمار نہ کرنا چاہئے، بلکہ اگر دل کے ساتھ شمار کر سکتا ہو اِس طرح کہ نماز کی

حضوری میں فرق نہ آئے تو یہی بہتر ہے ورنہ انگلیاں دبا کر شمار کرے۔(زبدۃ الفقہ:285)

صلاۃ التسبیح میں تسبیحات کو ہاتھوں سے شمار کرنا درست نہیں۔ اور اگر یاد نہ رہتا ہو تو انگلیوں کو حرکت دیے بغیر محض دبا کر یاد رکھا جا سکتا ہے۔(درمختار:2/28)

مکروہ وقت کے علاوہ ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔(درمختار:2/27)

صلوۃ التسبیح میں کوئی بھی سورت پڑھی جا سکتی ہے۔

گھر میں موت ہو جانے کا بیان

مسئلہ (۱) جب آدمی مرنے لگے تو چت لٹا دو، اس کے پیر قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے اور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ پڑھو تاکہ تم کو پڑھتے سن کر خود بھی کلمہ پڑھنے لگے۔ اور اس کو کلمہ پڑھنے کا حکم نہ کرو کیونکہ وہ وقت بڑا مشکل کا ہے نا معلوم اس کے منہ سے کیا نکل جائے۔(حاشیۃ الطحطاوي:۵۵۸)

مسئلہ (۲) جب وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے تو چپ ہو رہو، یہ کوشش نہ کرو کہ برابر کلمہ جاری اور پڑھتے پڑھتے دم نکلے، کیونکہ مطلب تو فقط اتنا ہے کہ سب سے آخری بات جو اس کے منہ سے نکلے کلمہ ہونا چاہیے اس کی ضرورت نہیں کہ دم ٹوٹنے تک کلمہ برابر جاری رہے۔ ہاں اگر کلمہ پڑھ لینے کے بعد پھر کوئی دنیا کی بات چیت کرے تو پھر کلمہ پڑھنے لگو۔ جب وہ پڑھ لے وے تو پھر چپ ہو رہو۔(سنن ابی داؤد:۳۱۱۶)

مسئلہ (۳) جب سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے اور ٹانگیں ڈھیلی پڑ جاویں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جاویں اور کنپٹیں بیٹھ جاویں تو سمجھو اس کی موت آ گئی، اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کرو۔(رواہ مسلم)

مسئلہ (۴) سورہ یٰسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے، اس کے سرہانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھ دو یا کسی سے پڑھوا دو۔(مسند احمد:۱۶۹۶۹، البحر الرائق:۲/۱۸۴)

مسئلہ (۵) اس وقت کوئی ایسی بات نہ کرو کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جاوے کیونکہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ تعالیٰ کی دربار میں حاضری کا وقت ہے ایسے کام کرو اور ایسی باتیں کرو کہ دنیا سے دل پھر کر اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہو جاوے کہ مردہ کی خیر خواہی اسی میں ہے ، ایسے وقت بال بچوں کو سامنے لانا یا اور کوئی جس سے اس کو زیادہ محبت تھی اسے سامنے لانا اور ایسی باتیں کرنا کہ اس کا دل اس کی طرف متوجہ ہو اور ان کی محبت اس کے دل میں سما جائے بڑی بُری بات ہے، دنیا کی محبت لے کے رخصت ہوئے تو نعوذ باللہ بُری موت مری۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ (۶) مرتے وقت اگر اس کے منہ سے خدانخواستہ کفر کی کوئی بات نکلے تو اس کا خیال نہ کرو نہ اس کا چرچہ کرو بلکہ یہ سمجھو کہ موت کی سختی سے عقل ٹھکانے نہیں رہی اسی وجہ سے ایسا ہوا اور عقل جاتے رہنے کے وقت جو کچھ ہو سب معاف ہے، اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہو۔

مسئلہ (۷) جب مر جائے تو سب عضو درست کرو اور کسی کپڑے سے اس کا منہ اس ترکیب سے باندھو کہ کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر سے لیجاؤ اور گرہ لگا دو تاکہ منہ پھیل نہ جائے اور آنکھیں بند کر دو اور پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پاویں پھر چادر اوڑھا دو اور نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ہو سکے جلدی کرو۔

مسئلہ (۸) منہ وغیرہ بند کرتے وقت یہ دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

(فتاوی ہندیہ: ۱/۱۵۷)

مسئلہ (۹) مر جانے کے بعد اس کے پاس لوبان وغیرہ کچھ خوشبو لگا دی جائے اور حیض ونفاس والی عورت جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کے پاس نہ رہے۔

(الموطا الامام مالک، الطہارۃ/ باب مالا یجب منہ الوضوء ۵۲ رقم: ۱۸)

مسئلہ (۱۰) مرجانے کے بعد جب تک اس کو غسل نہ دیا جائے اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا درست نہیں۔ (بخاری ومسلم)

نہلانے کا بیان

مسئلہ (۱) جب گور وکفن کا سب سامان ہوجاوے اور نہلانا چاہو تو پہلے کسی تخت یا بڑے تختہ کو لوبان یا اگر بتی وغیرہ خوشبو دار چیز کی دھونی دے دو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ چاروں طرف دھونی دے کر مردے کو اس پر لٹا دو اور کپڑے اتار لو اور کوئی کپڑا ناف سے لیکر زانوں تک ڈال دو کہ اتنا بدن چھپا رہے۔ (فتاوی ہندیہ: ۱/۱۵۸)

مسئلہ (۲) اگر نہانے کی کوئی جگہ الگ ہے کہ پانی کہیں الگ بہہ جاوے گا تو خیر نہیں تو تخت کے نیچے گڑھا کھود والو کہ سارا پانی اسی میں جمارہے، اگر گڑھا نہ کھدوایا اور پانی سارے گھر میں پھیلا تب بھی کوئی گناہ نہیں غرض فقط یہ ہے کہ آنے جانے میں کسی کو تکلیف نہ ہو اور کوئی پھسل کر گر نہ پڑے۔ (فتاوی ہندیہ: ۱/۱۶۰)

مسئلہ (۳) نہانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجا کرادو، لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ اپنا ہاتھ مت لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالو۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو اور جو کپڑا ناف سے لیکر زانوں تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دھلاؤ، پھر اس کو وضو کرادو لیکن کلی نہ کراؤ، نہ ناک میں پانی ڈالو، نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ۔ پہلے منہ دھلاؤ، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت، پھر سر کا مسح، پھر دونوں پیر اور اگر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو جائز ہے۔اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض یا نفاس میں مرجائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے اور ناک اور منہ اور

کانوں میں روئی بھر دو تا کہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پاوے۔ جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو سے یا کسی اور چیز جس سے صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی سے مل کر دھوئے اور صاف کرے پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے۔ یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پہنچ جاوے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا دے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالے کے داہنی کروٹ تک پہنچ جاوے، اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلا دے اور اس کے پیٹ کو آہستہ ملے اور دباوے اگر کچھ پاخانہ نکلے تو اس کو پونچھ کر دھوڈالے۔ اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں آیا، اب نہ دوہراؤ، اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹادے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے، پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پوچھ کر کفنا دو۔ (فتاوی ہندیہ: ۱/ ۱۵۸)

مسئلہ (۴) اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادا نیم گرم پانی کافی ہے ، اسی سے اسی طرح تین دفعہ نہلا دے وے ، اور بہت تیز گرم پانی سے مردے کو نہ نہلاؤ اور نہلانے کا یہ طریقہ جو بیان ہوا ہے سنت ہے، اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلا وے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھوڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق مشکول)

مسئلہ (۵) جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو اگر مرد ہو تو ڈاڑھی پر بھی عطر لگا دو، پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلی اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو۔ بعضے بعضے کفن میں عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت ہے، جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زائد مت کرو۔ (رواہ البخاریؒ ۱۳۲۵)

مسئلہ (۶) بالوں میں کنگھی نہ کرو ناخن نہ کاٹو، نہ کہیں کے بال کاٹو سب اسی طرح رہنے دو۔

مسئلہ (۷) اگر کوئی مرد مر گیا اور مردوں میں سے کوئی نہلانے والا نہیں ہے تو بیوی کے

علاوہ اور کسی عورت کو اس کو غسل دینا جائز نہیں ہے، اگرچہ محرم ہی ہو۔ اگر بیوی بھی نہ ہو تو اس کو تیمم کرا دو لیکن اس کے بدن میں ہاتھ نہ لگاؤ۔ بلکہ اپنے ہاتھ میں پہلے دستانے پہن لو تب تیمم کراؤ۔

مسئلہ (۸) کسی کا خاوند مر گیا تو اس کی بیوی کو اس کا نہلانا اور کفنانا درست ہے، اور اگر بیوی مر جاوے تو خاوند کو بدن چھونا اور ہاتھ لگانا درست نہیں، البتہ دیکھنا درست ہے، اور کپڑے کے اوپر سے ہاتھ لگانا بھی درست ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

مسئلہ (۹) جو عورت حیض یا نفاس سے ہو وہ مردے کو نہ نہلاوے کہ یہ مکروہ اور منع ہے۔

مسئلہ (۱۰) بہتر یہ ہے جس کا رشتہ زیادہ قریب ہو وہ نہلاوے اور اگر وہ نہ نہلا سکے تو کوئی دیندار نیک عورت نہلاوے۔ (مشکوۃ المصابیح)

مسئلہ (۱۱) اگر نہلانے میں کوئی عیب دیکھے تو کسی سے نہ کہے اگر خدانخواستہ مرنے سے اس کا چہرہ بگڑ گیا اور کالا ہو گیا تو یہ بھی نہ کہے اور بالکل اس کا چرچہ نہ کرے کہ سب ناجائز ہے۔ ہاں اگر وہ کھلم کھلا کوئی گناہ کرتی ہو جیسے ناچتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی یا رنڈی تھی تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہیں کہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔ (سنن ابن ماجہ)

کفن اور کفنانے کا بیان

مسئلہ (۱) عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا درست ہے، ایک کرتا، دوسرے ازار، تیسرے سر بند، چوتھے چادر، پانچویں سینہ بند۔ ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہئے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی ہو اور کرتا گلے سے لے کر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہو نہ آستین اور سر بند تین ہاتھ لمبا ہو اور سینہ بند چھاتیوں سے لیکر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بند ہو جاوے۔ مرد کو فقط تین کپڑے سنت ہیں ازار، کرتا، چادر۔ (حاشیة الطحطاوي علي المراقي، باب أحكام الجنائز، ص: ۵۷۵-۵۷۸)

مسئلہ (۲) اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفنائے بلکہ تین کپڑے کفن میں دیوے ایک ازار دوسرے چادر تیسرے سر بند تو یہ بھی درست ہے، اور اتنا کفن بھی کافی ہے اور تین کپڑوں سے کم دینا مکروہ اور بُرا ہے، ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔

(صحیح بخاریؒ، حدیث نمبر: ۷۴)

مسئلہ (۳) پہلے کفن کو تین دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دیدو تب اس مردے کو کفناؤ۔ (فتاوی ہندیہ: ۱/ ۱۵۸)

مسئلہ (۴) کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاؤ پھر ازار اس کے اوپر کرتا پھر مردے کو اس پر لے جاکے پہلے کرتا پہناؤ اور سر کے بالوں کو دو حصہ کر کے کرتے کے اوپر سینہ پر ڈال دو، ایک حصہ داہنی طرف اور ایک حصہ بائیں طرف اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو پھر ازار بند لپیٹ دو، پہلے بائیں طرف لپیٹ دو پھر داہنی طرف، اس کے بعد سینہ بند باندھ دو پھر چادر لپیٹو پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ راستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔

(فتاوی ہندیہ: ۱/ ۱۵۸)

مسئلہ (۵) سینہ بند کو اگر سر بند کے بعد ازار لپیٹنے سے پہلے ہی باندھ دیا تو یہ بھی جائز ہے۔ اور سب کفنوں کے اوپر سے باندھ لو تو بھی درست ہے۔ (ابن خزیمہ)

مسئلہ (۶) جب کفنا چکو تو رخصت کرو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنا دیویں۔ (قرطبی)

مسئلہ (۷) اگر عورتیں جنازہ کی نماز پڑھ لیں تو بھی جائز ہے، لیکن چونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوتا، اس لئے ہم نماز جنازہ اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔ (مجمع الزوائد: 16/ 3)

مسئلہ (۸) کفن میں یا قبر میں عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں، اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ یا کوئی اور دعا لکھنا بھی درست نہیں، البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرکاً رکھ دینا درست ہے۔ (مسلم شریف)

مسئلہ (۹) جو بچہ زندہ پیدا ہوا پھر تھوڑی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مر گیا تو وہ بھی اسی قاعدے سے نہلا دیا جاوے اور کفنا کے نماز پڑھی جاوے پھر دفن کر دیا جاوے، اور اس کا نام بھی کچھ رکھا جاوے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۲۲۸)

مسئلہ (۱۰) جو لڑکا ماں کے پیٹ سے ہی مرا پیدا ہوا اور پیدا ہوتے وقت زندگی کی کوئی علامت نہیں پائی گئی اس کو بھی اسی طرح نہلاؤ لیکن قاعدے کے موافق کفن نہ دو، بلکہ کسی ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دو اور نام اس کا بھی کچھ نہ کچھ رکھ دینا چاہئے۔

(ردالمحتار: ۲/ ۲۲۸، فتح القدیر: ۲/ ۱۳۱)

مسئلہ (۱۱) اگر حمل گر جائے تو اگر بچہ کے ہاتھ، پاؤں، منہ، ناک، وغیرہ عضو کچھ نہ بنے ہوں تو نہ نہلاوے اور نہ کفناوے کچھ بھی نہ کرے بلکہ کسی کپڑے میں لپیٹ کر ایک گڑھا کھود کر گاڑ دو، اور اگر اس بچہ کے کچھ عضو بن گئے تو اس کا وہی حکم ہے جو ایک مردہ بچہ پیدا ہونے کا ہے، یعنی نام رکھا جاوے اور نہلا دیا جاوے لیکن قاعدے کے موافق کفن نہ دیا جاوے نہ نماز پڑھی جاوے بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ (ردالمحتار: ۲/ ۲۲۸، فتح القدیر: ۲/ ۱۳۱)

مسئلہ (۱۲) لڑکے کا فقط سر نکلا اس وقت وہ زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کا وہی حکم ہے جو مردہ پیدا ہونے کا حکم ہے۔ البتہ اگر زیادہ حصہ نکل آیا اس کے بعد مرا تو ایسا سمجھیں گے کہ زندہ پیدا ہوا اور اگر سر کی طرف سے پیدا ہوا تو سینہ تک نکلنے سے سمجھیں گے کہ زیادہ حصہ نکل آیا اور اگر الٹا پیدا ہوا تو ناف تک نکلنا چاہئے۔ (مسلم و ابو داؤد)

مسئلہ (۱۳) اگر چھوٹی لڑکی مر جاوے جو ابھی جوان نہیں ہوئی لیکن جوانی کے قریب پہنچ گئی ہے تو اس کے کفن کے بھی وہی پانچ کپڑے سنت ہیں جو جوان عورت کیلئے ہیں۔ اگر پانچ کپڑے نہ دو، تین ہی کپڑے دو تب بھی کافی ہے۔ غرض کہ جو حکم سیانی عورت کا ہے وہی کنواری اور چھوٹی لڑکی کا بھی حکم ہے، مگر سیانی کیلئے وہ حکم تاکیدی ہے اور کم عمر کے لئے بہتر ہے۔ (ردالمحتار: ۲/۲۲۸)

مسئلہ (۱۴) جو لڑکی بہت چھوٹی ہو جوانی کے قریب بھی نہ ہوئی ہو اس کیلئے بھی بہتر یہی ہے کہ پانچ کپڑے دئے جائیں اور دو کپڑے دینا بھی درست ہے۔ ایک ازار، ایک چادر۔
(ردالمحتار: ۲/۲۲۸، فتح القدیر: ۲/۱۳۱)

مسئلہ (۱۵) اگر کوئی لڑکا مر جائے اور اس کے نہلانے اور کفنانے کی تم کو ضرورت پڑے تو اسی ترکیب سے نہلا دو جو اوپر بیان ہو چکی اور کفنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو اوپر تم کو معلوم ہوا بس اتنا ہی فرق ہے کہ عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں اور مرد کا کفن تین کپڑے ایک چادر ایک ازار ایک کرتا۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ (۱۶) مرد کے کفن میں اگر دو ہی کپڑے ہوں یعنی چادر اور ازار ہو اور کرتا نہ ہو تب بھی کچھ حرج نہیں دو کپڑے بھی کافی ہیں اور دو سے کم دینا مکروہ ہے۔ لیکن اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو مکروہ بھی نہیں۔ (حوالہ بالا)

مسئلہ (۱۷) جو چادر جنازہ کے اوپر یعنی چار پائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے، کفن فقط اتنا ہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ (مسلم شریف)

مسئلہ (۱۸) جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جاوے دوسری جگہ لیجانا بہتر نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی جگہ کوس آدھ کوس دور ہو تو وہاں لیجانے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

ادب وسنّت کے اسباق

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

لباس کے آداب

(آداب لباس سات ہیں)

(۱) کپڑا پہننے سے پہلے کپڑے کو جھاڑنا۔(۲) ہمیشہ سفید کپڑا پہننے کی کوشش کرنا۔(۳) پائجامہ اور لنگی کو ٹخنوں سے اوپر رکھنا۔(۴) لڑکیوں کیلئے ٹخنوں کا ڈھانکنا۔(۵) کپڑا ہمیشہ دائیں جانب سے پہننا۔(۶) نیا کپڑا پہنتے وقت نیا کپڑا پہننے کی دعاء پڑھنا۔(۷) لڑکوں کو سر پر ٹوپی رکھنا۔
(فتح الباری ج ۳ص ۳۶۴، فیض القدیر للمناوی ج ۲،ص ۸۷، کنز العمال ج ۸ ۳،ص ۲۲۶)

ملاقات اور سلام کے آداب

(آداب ملاقات وسلام ۱۲ ہیں)

(۱) جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو مسکراتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا۔(۲) موقع ہو تو مصافحہ کر کے خیریت وعافیت پوچھنا۔(۳) جب کسی سے ملاقات کرنے کا ارادہ ہو تو صاف ستھرا لباس پہننا۔(۴) کسی کے مکان یا گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا۔(۵) اجازت ملنے کے بعد سلام کر کے اندر جانا۔(۶) کوئی ملاقات کیلئے آئے تو محبت سے ملاقات کرنا۔(۷) عزت سے بیٹھا کر حیثیت کے مطابق خوب خاطر تواضع کرنا۔(۸) اگر کوئی ضرورت پیش کرے تو جہاں تک ہو سکے اس کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنا۔(۹) کوئی

سلام کرے تو جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا۔(۱۰) کوئی خیریت پوچھے تو الحمد للہ کہنا۔(۱۱) جب کوئی سلام بھیجے تو جواب میں علیک وعلیہ السلام کہنا۔(۱۲) جب اپنے گھر پہنچے تو گھر والوں کو سلام کرنا۔ (فیضان معرفت جلد چہارم)

گفتگو کے آداب

(آداب گفتگو ۱۲ ہیں)

(۱) سچ بولنا۔(۲) سچ بولنے سے کبھی نہیں ڈرنا۔(۳) گفتگو نرمی کے ساتھ مسکراتے ہوئے کرنا۔(۴) کبھی کسی بُری بات سے زبان کو گندہ نہیں کرنا۔(۵) دو آدمیوں کی گفتگو میں بغیر پوچھے شامل نہیں ہونا۔(۶) جب کوئی کچھ پوچھے تو خوب سوچ سمجھ کر جواب دینا۔(۷) ان کی باتوں کو غور سے سننا، اگرچہ وہ بات معلوم نہ ہو۔(۸) بات کرتے وقت سامنے والے کے مرتبہ اور عمر کا خیال رکھنا۔(۹) دوسروں کی زبان سے زیادہ باتیں سننا اور خود کم از کم بولنا۔(۱۰) کوئی کسی کی غیبت کرے تو اس کو منع کرنا اور اسے نہیں سننا۔(۱۱) گفتگو کے دوران کسی کے راز کو نہ کھولنا۔(۱۲) کسی کی کمی کوتاہی کو ظاہر نہیں کرنا، بلکہ پردہ پوشی سے کام لینا۔ (قلب عارف کی آہ وفغاں، ص/25)

والدین کے آداب

(آداب والدین سات ہیں)

(۱) ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنا۔(۲) دل وجان سے ماں باپ کی خدمت کرنا۔(۳) ماں باپ کو ہمیشہ سلام کرنا۔(۴) ماں باپ کا ادب واحترام صدق دل سے کرنا۔(۵) ماں باپ کا حکم دل وجان سے ماننا۔(۶) ماں باپ کیلئے برابر مغفرت کی دعاء کرنا۔(۷) ماں باپ کے دوستوں کا احترام اور خاطر تواضع کرنا۔ (حقوق الوالدین، ص/78)

دوستی کے آداب

(آداب دوستی پانچ ہیں)

(۱) دوستوں سے مل جل کر محبت سے رہنا۔(۲) دوستی صرف اللہ کیلئے کرنا۔(۳) دوستوں کے دکھ درد میں برابر شریک رہنا۔(۴) ہمیشہ نیک اور اچھے لوگوں سے دوستی رکھنا۔(۵) دوستوں کیلئے دعاء کرنا اور ان سے دعاء کی درخواست کرنا۔(دوستی ودشمنی کے آداب،ص/80)

کھانے پینے کے آداب

(کھانے پینے کے تیرہ آداب ہیں)

(۱) دسترخوان بچھا کر کھانا ۔(۲) کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔(۳) کھانے سے پہلے کی دعاء پڑھنا۔(۴) پانی پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔(۵) کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا اور پانی بھی دائیں ہاتھ سے پینا۔(۶) پانی پی کر الحمد للہ کہنا۔(۷) تین سانس میں پانی پینا۔(۸) کھانا بیٹھ کر (دونوں گھٹنے کھڑے ہوں یا ایک گھٹنا کھڑا ہو اور دوسرا گھٹنا بچھا کر اس پر بیٹھے یا دونوں گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھے) کھانا۔(۹) اور پانی ٹوپی پہن کر اور جوتا چپل اتار کر پینا۔(۱۰) ٹیک لگا کر نہ کھانا۔(۱۱) کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔(۱۲) کھانے کے برتن کو انگلیوں سے چاٹ کر صاف کر لینا۔(۱۳) کھانے کے بعد کی دعاء پڑھنا۔(صحیح مسلم)

پانی پینے کی سنتیں

(پانی پینے کی چھ سنتیں ہیں)

(۱) سر ڈھک کر پینا۔(۲) داہنا ہاتھ سے پینا۔(۳) دیکھ کر پینا۔(۴) بیٹھ کر پینا۔(۵) تین سانسوں میں پینا۔(۶) پینے کے بعد الحمد للہ کہنا۔(صحیح مسلمؒ)

سونے کے آداب

(سونے کے آداب پانچ ہیں)

(۱) باوضوسونا۔(۲) سونے سے پہلے بستر کو تین بار جھاڑنا۔(۳) دروازہ بند کرنا۔(۴) برتن وغیرہ کو ڈھانک دینا۔اگر کچھ نہ ملے تو برتن کے منہ پر چوڑائی میں ایک لکڑی ہی رکھ دینا چاہئے ۔(۵) سونے سے پہلے بیٹھ کر تسبیح فاطمی (سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار) آیت الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر تک) پڑھنا اور چاروں قل یعنی (قُلْ یٰآ اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ ،قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ،قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ،قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) تین تین بار پڑھ کر ہاتھ میں پھونک لے، پھر پورے بدن پر ہاتھ کو پھیر لے، یہ سب عمل کر کے بچہ کو بھی پھونک دے اور تمام گھر کا تصور کر کے حصار کرے اور داہنی کروٹ لیٹ جائے، ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا، پڑھتے ہوئے سوجائے۔خواب میں ڈراؤنی چیز نظر آتے ہی آنکھ کھل جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم تین بار پڑھ کر بائیں طرف تھتکار دے اور کروٹ بدل کر سوجائے۔ان تمام اعمال کو اپنی زندگی میں لانے سے سحر، جادو، جنات وغیرہ کے اثرات سے منجانب اللہ حفاظت ہوتی ہے۔(صحیح مسلم وابن حبانؒ)

بیت الخلاء کے آداب

(آداب بیت الخلاء نو ہیں)

(۱) بیت الخلاء کی دعاء پڑھنا۔(۲) پھر بیت الخلاء کے اندر پہلے بایاں پاؤں رکھنا۔(۳) بیت الخلاء ٹوپی اور چپل پہن کر جانا۔(۴) پاخانہ اور پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہیں کرنا۔(۵) پیشاب یا پاخانہ بیٹھ کر کرنا۔(۶) پاخانہ یا پیشاب کے وقت بات نہیں

کرنا۔(۷) پاخانہ پیشاب کے بعد گندگی بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔(۸) بیت الخلاء سے آنے کے بعد صابن یا مٹی سے ہاتھ صاف کرنا۔(۹) بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکال کر دعاء پڑھنا۔(حوالہ بالا)

تلاوت کے آداب

(آداب تلاوت نو ہیں)

(۱) قرآن کریم کی تلاوت ہمیشہ پاک وصاف کپڑا پہن کر سر پر ٹوپی رکھ کر کرنا۔(۲) خوشبو لگانا۔(۳) قرآن کریم کی تلاوت قبلہ کی طرف منہ کر کے دوزانوں پر بیٹھ کر کرنا۔(۴) تلاوت کے وقت قرآن شریف کو اونچی جگہ پر رکھنا۔(۵) قرآن شریف کی تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنا۔(۶) قرآن شریف آرام واطمینان کے ساتھ حروف کی ادائیگی کا پورا لحاظ رکھ کر تلاوت کرنا۔(۷) قرآن شریف کے اوپر کوئی چیز نہ رکھنا۔(۸) بلا وضو قرآن شریف نہ چھونا۔(۹) تلاوت کے بعد دعاء کرنا۔(روح البیان)



دعاء کے آداب

(آداب دعا آٹھ ہیں)

(۱) دعاء سے پہلے پاک صاف کپڑا پہن کر وضو کرنا۔(۲) دعاء سے پہلے کچھ نیک عمل کرنا۔(۳) دعاء کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے دوزانوں پر بیٹھنا۔(۴) دعاء کے شروع اور آخر میں اللہ کی تعریف وکبریائی بیان کرنا، ہمارے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا۔(۵) ہاتھوں کو سینہ تک اٹھا کر خوب عاجزی وانکساری کے ساتھ گڑگڑا کر دعاء کرنا۔(۶) دعاء پہلے اپنے لئے پھر والدین کیلئے اور تمام مسلمانوں کیلئے کرنا۔(۷) اپنی تمام ضروریات اللہ ہی کے سامنے رکھنا۔(۸) دعاء سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیر لینا۔(دعاء کے آداب،ص/36)

اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُومِنِ۔

دعاء مومن کا ہتھیار ہے۔(رواہ ابوداؤد، والترمذی)



معلومات عامہ

سوال: آپ اور آپ کے ماں باپ کو کس نے پیدا کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے۔

سوال: آپ مذہب کے لحاظ سے کون ہیں؟

جواب: مسلمان۔

سوال: آپ کا دین کیا ہے؟

جواب: اسلام۔

سوال: اسلام کسے کہتے ہیں۔

جواب: اللہ کے ہر حکم پر عمل کرنے اور اس کی اطاعت کرنے کو اسلام کہتے ہیں۔

سوال: اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟

جواب: اسلام کے پانچ ارکان ہیں، (١) توحید و رسالت یعنی صرف اللہ کو بندگی کے لائق ماننا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول ماننا۔ (٢) نماز پڑھنا۔ (٣) زکوٰۃ دینا۔ (٤) ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ (٥) اگر استطاعت ہو تو حج کرنا۔ (اسلامی معلومات، ص/68)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

سوال: آپ کس پیغمبر کی امت میں ہیں؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں۔

سوال: آپ کے پیغمبر کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کس نے رکھا؟

جواب: دادا عبدالمطلب نے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کس کا دودھ نوش فرمایا؟

جواب: اپنی والدہ ماجدہ (آمنہ) کا۔

سوال: والدہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کا دودھ پیا؟

جواب: حضرت ثوبیہؓ کا۔

سوال: ثوبیہؓ کے بعد کس کا دودھ پیا۔

جواب: دائی حلیمہؓ کا۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کس کے گھر پر ہوئی؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کب ہوا؟

جواب ١٢ ربیع الاوّل ١١ھ پیر کے دن۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کتنی عمر میں ملی؟

جواب: چالیس سال کی عمر میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں مدفون ہیں؟

جواب: حجرۂ عائشہؓ میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: جماعت سے نہیں بلکہ فرداً فرداً تمام صحابہؓ نے ادا کی۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ۶۳ سال۔(ماخوذ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد:

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: خواجہ عبداللہ۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا کا نام کیا ہے؟

جواب: ہاشم بن عبد مناف۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: بی بی آمنہ۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کہاں وفات پائیں؟

جواب: مقام ابوا میں جو مدینہ کے قریب واقع ہے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کہاں مدفون ہیں؟

جواب: ابوا میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے انتقال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: ۶ سال۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوا سے مکہ کون لایا؟

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی کا نام کیا ہے؟

جواب: فاطمہ بنت عمر بن عائد۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پردادی کا نام کیا ہے؟

جواب: سلمٰی بنت عمرو۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نانی کا نام کیا ہے؟

جواب: برّہ۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے چچا تھے؟

جواب: دس، گیارہ، بارہ تینوں قول ہیں۔

(۱) ابوطالب۔(۲) حمزہؓ۔(۳) عباسؓ۔(۴) ابولہب۔(۵) زبیر۔(۶) حارث (۷) عبدکعبہ۔(۸) زرار۔(۹) قثم۔(۱۰) مغیرہ۔(۱۱) عیداق۔(۱۲) مصعب۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کتنے چچوں نے اسلام قبول کیا۔

جواب: حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پھوپھیاں تھیں؟ ہرایک کا نام بتایئے۔

جواب: چھ تھیں۔

(۱) صفیہ۔(۲) عاتکہ۔(۳) برہ۔(۴) اروٰی۔(۵) امیمہ۔(۶) بیضاء۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی پھوپھیاں ایمان لائیں؟

جواب: تین نے، (۱) حضرت صفیہؓ، (۲) حضرت عاتکہؓ، (۳) حضرت اروٰیؓ۔

(مسلم کوئز کمپٹیشن ص/165)

ازواج مطہرات:

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بیویاں تھیں؟

جواب: گیارہ بیویاں تھیں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شادی کتنی عمر میں ہوئی؟

جواب: ٢٥ سال کی عمر میں۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔

سوال: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر میں وفات پائی؟

جواب ٦٥ سال کی عمر میں۔

سوال: میمونہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی؟

جواب ٢٧ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ٥٩ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ٧٠ سال کی عمر پائی۔

سوال: سودہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ٢٧ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ٥٩ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی ؟

جواب: ۸۴ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی ؟

جواب: ۴۷ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی ؟

جواب: ۳۰ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے کتنی عمر پائی ؟

جواب: ٦۵ سال کی عمر پائی۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نکاح کس سے ہوا؟

جواب: میمونہ رضی اللہ عنہا سے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کن کن بیویوں نے وفات پائی۔

جواب: حضرت خدیجہؓ، حضرت زینب بنت خزیمہؓ،۔

سوال: سب سے آخر میں کن کا انتقال ہوا؟

جواب: ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا کا۔ (سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد:

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے بیٹے تھے؟

جواب: تین بیٹے تھے۔ (۱) ابراہیم، (۲) قاسم، (۳) عبداللہ۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بیٹیاں تھیں؟

جواب: چار بیٹیاں تھیں، (١) زینب ؓ، (٢) ام کلثوم ؓ، (٣) رقیہ ؓ، (٤) فاطمہ ؓ۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹوں سے سلسلہ چلا یا نہیں۔

جواب: نہیں، سب بچپن میں ہی وصال کر گئے۔

سوال: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کن کن بیویوں سے اولاد ہوئیں؟

جواب: حضرت خدیجہ ؓ سے۔ اور ماریہ قبطیہ ؓ سے صرف ابراہیم۔ (ذخیرہ معلومات، ص/28)



سب سے پہلے مسلمان:

سوال: مردوں میں سب سے پہلے اسلام سے مشرف کون ہوئے۔

جواب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

سوال: عورتوں میں سب سے پہلے ایمان کون لائیں؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔

سوال: بچوں میں سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

سوال: غلاموں میں سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا؟

جواب: حضرت زید رضی اللہ عنہ نے۔

سوال باندیوں میں سب سے پہلے اسلام کون لائیں؟

جواب: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا۔

(حیات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ص/135)

صحابہ اور خلفائے راشدین:

سوال: حدیث کسے کہتے ہیں؟

جواب: رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو حدیث کہتے ہیں۔

سوال: رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے پیغام کے ذریعہ انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کرنے والے اللہ کے خاص بندے کو نبی ورسول کہتے ہیں۔

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے ایمان کی حالت میں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور ایمان کی حالت میں وفات پائی ہو اسے صحابی کہتے ہیں۔

سوال: عشرۂ مبشرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ دس صحابۂ رسول ہیں، جنہیں اللہ کے رسول نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دے دی، ان کو عشرۂ مبشرہ کہتے ہیں۔

سوال: عشرۂ مبشرہ کے نام بتاؤ؟

جواب: (١) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، (٢) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، (٣) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، (٤) حضرت علی رضی اللہ عنہ، (٥) حضرت سعد بن زید رضی اللہ عنہ، (٦) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، (٧) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، (٨) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، (٩) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، (١٠) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث 3748)

سوال: خلیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور دینی انتظامات کرنے میں جو آپ کا قائم مقام ہوا اسے خلیفہ کہتے ہیں۔

سوال: خلفائے راشدین کتنے ہیں؟ ترتیب واران کے اسمائے گرامی سنائیے۔

جواب: چار ہیں، (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ، (۲) حضرت عمر فاروقؓ، (۳) حضرت عثمان غنیؓ، (۴) حضرت علی مرتضیٰؓ۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: عثمان بن عامر کنیت ابوقحافہ۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: سلمہ۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کب خلیفہ بنائے گئے؟

جواب: ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ کو۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کتنے دنوں تک خلیفہ رہے؟

جواب: سوا دو سال تک۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: ۲۸ جمادی الثانی ۱۳ھ کو۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حجرۂ عائشہؓ میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں پہلو میں۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت عمر فاروقؓ نے۔

سوال: خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: خطاب بن نفیل۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا تھا؟

جواب: خنتمہ۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ کب بنائے گئے؟

جواب: ۲۹ جمادی الثانی ۱۳ھ کو۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کتنے دن تک خلیفہ رہے؟

جواب: ساڑھے دس سال تک۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: حجرۂ عائشہؓ میں۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے۔

سوال: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ۶۳ سال کی عمر پائی۔

سوال: خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: عفان۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: اروٰی۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کب خلیفہ ہوئے؟

جواب: یکم محرالحرام ۲۴ھ کو۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کتنے دنوں تک خلیفہ رہے؟

جواب: ۱۲ سال تک۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کب ہوئی؟

جواب: ۱۸ ذی الحجہ بروز جمعہ ۳۵ھ کو۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کس نے شہید کیا؟

جواب: سودان بن عمران اور خافقی نے۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حکیم بن حزامؓ نے۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہاں مدفون ہیں؟

جواب: جنت البقیع میں۔

سوال: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتنی عمر پائی؟

جواب: ۸۲ سال کی عمر پائی۔

سوال: ذوالنورین کن کا لقب ہے۔

جواب: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا۔

سوال: ذوالنورین کا لقب کیوں پڑا؟

جواب: ان کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آئیں۔

سوال: خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مکہ مکرمہ میں۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: خواجہ ابوطالب۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: فاطمہ بنت اسد۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کب خلیفہ ہوئے؟

جواب: ۲۴ ذی الحجہ ۳۵ھ کو۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کتنے دنوں تک خلیفہ رہے؟

جواب: تقریباً ۴ سال نو ماہ تک۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کب ہوئی؟

جواب: ۱۲ رمضان المبارک ۴۰ھ کو۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس نے شہید کیا؟

جواب: حضرت عبدالرحمٰن بن ملجم نے۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہاں دفن کیا گیا؟

جواب: کوفہ کی نامعلوم جگہ نجف میں۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کتنی عمر پائی۔

جواب: ۶۲ سال کی عمر پائی۔

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کرّار کا لقب کس نے دیا اور کیوں دیا؟

جواب: کرّار کے معنیٰ بار بار حملہ کرنے والا، حضرت علیؓ دشمن پر بار بار حملہ کرنے والوں میں سے تھے اس لئے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کرّار کا لقب عطا فرمایا۔

(خلفاء راشدین کی حیات مبارکہ، ص/133)



مساجد:

سوال: دنیا کی پہلی مسجد کا نام کیا ہے؟

جواب: بیت اللہ شریف۔

سوال: دنیا کی دوسری مسجد کون ہے؟

جواب: مسجد اقصیٰ۔

سوال: اسلام کی پہلی مسجد کونسی تعمیر ہوئی ؟

جواب: مسجد قباء۔

سوال: اسلام کی دوسری مسجد کونسی ہے؟

جواب: اسلام کی دوسری مسجد، مسجد نبوی ہے۔

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتنے مؤذن تھے؟

جواب: چار تھے۔

سوال: مسجد نبوی کے مؤذن کون کون تھے۔

جواب: حضرت بلالؓ اور حضرت ابن مکتومؓ۔

سوال: مسجد قباء کے مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت سعد القراط رضی اللہ عنہ۔

سوال: بیت اللہ شریف کے مؤذن کون تھے؟

جواب: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ۔

(ذخیرہ معلومات، ص72)

قرآن شریف اور آسمانی کتابیں:

سوال: قرآن شریف کیا ہے؟

جواب: قرآن شریف اللہ کی کتاب ہے۔

سوال: قرآن شریف کتنے سال میں نازل ہوا؟

جواب: ۲۳ سال میں نازل ہوا۔

سوال: قرآن شریف میں کتنے پارے ہیں؟

جواب: کل قرآن شریف ۳۰ پارے ہیں۔

سوال: قرآن شریف میں کتنی سورتیں ہیں؟

جواب: قرآن شریف میں کل ۱۱۴ سورتیں ہیں۔

سوال: قرآن شریف میں کتنی آیات سجدہ ہیں؟

جواب: قرآن شریف میں کل ۱۴ آیات سجدہ ہیں۔

سوال: قرآن شریف میں کتنی منزلیں ہیں؟

جواب: قرآن شریف میں کل ۷ منزلیں ہیں۔

سوال: مشہور آسمانی کتابیں کتنی ہیں اور کون کونسی؟

جواب: چار ہیں، (۱) توریت، (۲) زبور، (۳) انجیل، (۴) قرآن شریف۔

سوال: توریت کن پر نازل ہوئی؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

سوال: زبور کن پر نازل ہوئی؟

جواب: حضرت داؤد علیہ السلام پر۔

سوال: انجیل کس پر نازل ہوئی؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

سوال: قرآن شریف کن پر نازل ہوا؟

جواب: حضرمحمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

فرشتے:

سوال: فرشتے کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق کو فرشتے کہتے ہیں۔

سوال: فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: بے شمار فرشتے ہیں، ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو نہیں معلوم۔

سوال: مقرب فرشتے کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

جواب: چار ہیں، (۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام، (۲) حضرت میکائیل علیہ السلام (۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام، (۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ (بخاری ومسلم)

سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کس کام پر مامور تھے؟

جواب: خدائی احکام پیغمبر کے پاس لانے پر۔

سوال: حضرت عزرائیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب: مخلوق کی جان نکالنا۔

سوال: حضرت میکائیل علیہ السلام کا کیا کام ہے؟

جواب: مخلوق کو روزی پہنچانا۔

سوال: حضرت اسرافیل علیہ السلام کس کام پر مامور ہیں؟

جواب: صور پھونکنے پر۔



اقوال زرّیں

(سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

بزرگی تقویٰ میں، تونگری یقین میں اور عزت تواضع میں ہے۔

زبان کو شکوہ سے بچاؤ، راحت کی زندگی نصیب ہوگی۔

خدا کا خوف اور خدا سے امید دونوں برابر ہونی چاہئے۔

تعجب ہے کہ انسان کمزور ہو کر طاقتور خدا کی نافرمانی کرتا ہے۔

مصائب کی جڑ زبان کو کھولنا ہے۔

ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو، پچھلے گناہوں کو نیکیوں سے مٹاؤ۔

دولت آرزو سے، جوانی خضاب سے اور صحت دواؤں سے حاصل نہیں ہوتی۔

علم پیغمبروں کی میراث ہے اور دولت فرعون قارون اور کفار کی۔

کافروں سے جہاد کرنا جہاد اصغر ہے، اور نفس سے جہاد کرنا جہاد اکبر ہے۔

بری صحبت سے تنہائی اور تنہائی سے علماء کی صحبت کئی درجہ بہتر ہے۔ (حیات صحابہ رضی اللہ عنہ)

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اگر میں کسب حلال کی جدوجہد میں مرجاؤں تو اللہ کی راہ میں غازی بن کر مرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

عیوب سے آگاہ کرنا دوستی ہے اور منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

ذرائع محبت تین ہیں، (۱) سلام کرنا، (۲) مجلس میں دوسرے لوگوں کیلئے جگہ خالی کرنا، (۳) مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔

سخی خدا کا محبوب ہے، اگر چہ فاسق ہے۔ بخیل خدا کا دشمن ہے چاہے عبادت گزار ہو۔
آدمی کی نماز اور اس کے روزے پر مت جاؤ، بلکہ اس کی دانشمندی اور راست بازی کو دیکھو۔
جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اپنی سلامتی کو اپنے اختیار میں رکھتا ہے۔
ظالم کو معاف کرنا مظلوم پر ظلم کرنا ہے۔
کسی کے اخلاق پر اعتماد نہ کرو جب تک اس کو غصہ کی حالت میں نہ دیکھ لو۔
سلامتی گمنامی میں ہے، یا خلوت میں ہے۔
کم بولنا حکمت، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور کم ملنا عافیت ہے۔ (حیات صحابہ رضی اللہ عنہ)

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے اور مت ڈر کسی سے مگر اپنے گناہ سے۔
ترغیب دلانے کی نیت سے اعلانیہ صدقہ دینا خفیہ سے بہتر ہے۔
اللہ کے ساتھ تجارت کرو بہت نفع ہوگا۔
دنیا جس کیلئے قید خانہ ہو، تو قبر اس کیلئے راحت کی جگہ ہوگی۔
بندگی یہ ہے کہ انسان احکام الٰہی کی پیروی کرے، جو عہد کسی سے کرے، پورا کرے۔
جو کچھ مل جائے اس پر راضی ہو اور جو نہ ملے اس پر صبر کرے۔
اگر تم خدا کی عبادت کرنا نہیں چاہتے ہو تو اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو مت استعمال کرو۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

علم مال سے بہتر ہے، کیونکہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور مال کی حفاظت خود تمہیں کرنی پڑتی ہے۔

علم ادنیٰ کو اعلیٰ اور جہالت اعلیٰ کو ادنیٰ کر دیتی ہے۔

جو بات معلوم نہ ہو اس کو معلوم کرنے میں شرم محسوس نہ کرو۔

کائنات کے اندر غور وفکر کرنا بھی عبادت ہے۔

نیکی اور اچھائی عقل و ادب سے ہے، نہ کہ مال و اسباب سے۔

عیب ڈھونڈنے والے کو کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتی ہے۔

کسی کے گرنے پر نہ ہنسو، نہ جانے کب تمہارا کیا حال ہو جائے۔

جو اپنی قدر نہیں کرتا، دوسرا بھی اس کی قدر نہیں کرتا۔

بخیل جلد ہی فقیر ہو جاتا ہے۔

معاف کر دینا ہی بہترین بدلہ ہے۔

اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذات کیلئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا۔

مظلوم بن جانا، مگر ظالم نہ بننا۔

مظلوم کے ساتھ اللہ ہے۔

ظالم کے ساتھ شیطان ہے۔ (حیات صحابہ رضی اللہ عنہ)

مصیبت کے وقت اللہ جلد دعاء قبول کرتے ہیں۔ (از: علاء الدین قاسمی)

☆☆☆☆☆

مناجات

جہاں والوں کو تو چاہے جہاں کی ہر خوشی دے دے
مگر اے مدینے کے مالک مجھ کو طیبہ کی گلی دے دے
تو ہی ہے قادر مطلق ہیں سب تیری ہی پناہوں میں
مسلمانوں کے دل میں اتفاق باہمی دے دے
رہے پیش نظر ہر وقت میرے گنبد خضریٰ
شفیع المذنبین سے قلب کو وابستگی دے دے
منور قلب کر دے اپنے انوار تجلی سے
نہ ہو تاریک میرا دل تو ایسی روشنی دے دے
نشہ جس کا نہ اترے زندگی بھر اے مرے ساقی
مئے وحدت کی جو طالب ہو ایسی تشنگی دے دے
بھٹکتا پھر رہا ہوں دربدر سارے زمانے میں
مرے اللہ مجھ کو اپنے در کی چاکری دے دے
جیئے مرد مجاہد کی طرح سرور زمانے میں
ہو جس پر زندگی کو ناز ایسی زندگی دے دے

(از: مجاہد)

حمد

حمد وثناء ہو تیری کون ومکاں والے

اے رب ہر دوعالم دونوں جہاں والے

توسب پہ مہربا ں ہے رحمان ہے نام تیرا

بندے ہیں تجھ پہ قرباں رحمت کی شان والے

یوم جزاکے مالک ،خالق ہمارا تو ہے

سجدے ہیں تجھ کو کرتے تیری ہی جستجو سے

امداد تجھ سے چاہیں سب کا سہارا تو ہے

بس تیری بارگاہ میں میری یہ آرزو ہے

راستہ دکھادے سیدھا راستہ دکھانے والے

وہ راستہ دکھادے تو پروردگار عالم

جس پر چلا کئے ہیں پرہیز گار عالم

نعمت ملی تھی جن کو تجھ سے پروردگار عالم

اور نام جن کا اب تک ہے یاد گار عالم

تیری نظر میں ٹھہرے جو عز وشان والے

معتوب ہیں جو تیرے اے خالق یگانہ

گمراہ ہوئے جو تجھ سے اے صاحب زمانہ

ہم عاجزوں کو یارب ان کی نہ راہ چلانا
کررحم اتنا اب تو،اے قادر وتوانا
مقبول یہ دعاء ہواے لامکان والے
حمد وثناء ہوتیری کون ومکان والے

(حبیب بلندشہری)



حمد پاک

اے خالق دوجہاں اے رازق زمانہ
روز ازل سے تیرا جاری ہے کار خانہ
فرش زمیں کو رونق پھولوں سے تونے بخشی
چرخ بریں کا اس پر ڈالاہے شامیانہ
بندوں کے پاس بھیجا تو نے حبیب اپنا
جس نے سنایا سب کو توحید کا ترانہ
فخرو غرورکا سر نیچا کیا ہے تو نے
اہل جہاں کو اب تک ہے یاد وہ زمانہ
دیتاہے رزق سب کو دن رات توہی مولیٰ
ہے تیری بخششوں کا ہر دم کھلا خزانہ
تعریف تیری ممکن مخلوق سےہو کیوں کر
توخالق جہاں ہے اے واحد ویگانہ
شبنم کے جسم وجاں میں اے خالق ومصور
نقشہ اویس کا ہو اور رنگ وبو ذرانہ

(از:اویس)



حمد پاک

اے خالق دوعالم ہے فیض عام تیرا
ہے فکر دو جہاں سے اونچا مقام تیرا
اے بے نیاز مالک دنیا پہ ہے نام تیرا
فانی ہے سارا عالم باقی ہے نام تیرا
یہ مہر وماہ وانجم ہوتے کہاں درخشاں
ہوتا اگر نہ ظاہر حسن نظام تیرا
کون ومکاں کو بخشا تونے لباس خلعت
بے عیب تیری ہستی بہتر ہے کام تیرا
بخشا ہے دو جہاں کو تونے شعور ہستی
لیتی ہے نام دنیا ہر صبح وشام تیرا
تیری ہی ذات واحد ہے لائق عبادت
عالم میں گونجتا ہے ہر وقت نام تیرا
انسانیت کو ملتی کیسے راہ ہدایت
نازل اگر نہ ہوتا روشن کلام تیرا
ہے تن میں جان جب تک دل سے یہی دعا ہے
وردزباں ہو کلمہ یارب مدام تیرا
صدقہ میں شاہ دین کے شبنم کو بخش دینا
بندہ ہے یہ بھی آخر رب انام تیرا

نعت پاک

بلوایا عرش پر انہیں رب جلیل نے
نبیوں میں ہے مقام نمایا حضور کا
روئے زمین پر پھیل گیانور لاالٰہ
انسان پہ عظیم ہے احسان حضور کا
ان کے سبب ہی عالم امکان کا ہے ظہور
ممنون ہے یہ عالم امکان حضور کا
صدق و صفا عقیدہ واخلاص واتقاء
ہم کو عطا ہوا ہے یہ سامان حضور کا
خلفائے راشدین وصحابہ واہل بیت
یہ ہے صدا بہار گلستاں حضور کا
جس کو اپنی ذات کاعرفاں نہیں نصیب
اس کیلئے محال ہے عرفاں حضور کا
مجھ کو یہاں کے حرص وہوا کا نہیں خیال
تابع خلش ہوں میں بہ دل وجاں حضورکا

☆☆☆

نعت نبی

آپ رونق جہاں ہیں نہیں آپ سا کوئی
آپ حبیب کبریاء ہیں نہیں آپ سا کوئی

پیغام حق سنانے طائف کو جب گئے
پتھر کے زخم کھائے نہیں آپ سا کوئی

راہ خدا میں آپ کے دنداں ہوئے شہید
پھر بھی نہ کی شکایت نہیں آپ سا کوئی

شیریں سخن سیکھا بلبل نے آپ سے
شیریں زباں ہیں آپ نہیں دوسرا کوئی

یارب تو معاف کردے عاصی کفیل کو
امی نبی کے صدقے نہیں آپ سا کوئی

(از: کفیل)



نعت نبی

میرے جی میں آتا ہے یہ رہتے رہتے
میں مرجاؤں نعت نبی کہتے کہتے

گزاروں شب وروز نعت نبی میں
کبھی سنتے سنتے کبھی کہتے کہتے

ابوبکر وفاروق عثمان وحیدر
جیوں گا میں ان کو ولی کہتے کہتے

پکاریں گے حشر میں سرکار مجھ کو
اٹھوں گا میں جلدی سے جی کہتے کہتے

لب حوض کوثر میں جا کر پیوں گا
رسول خدا کو سخی کہتے کہتے

ٹھہر جا تو جنت میں مرحوم جا کر
نبی کا میں ہو ں امتی کہتے کہتے

☆☆☆

نعت نبی

ان سے اے باد صبا حال ہمارا کہیو
غم سے تڑپے ہیں کوئی درد کا مارا کہیو

ایک بھی واقعہ مت چھوڑیو سارا کہیو
کہہ کے ایک بار نہ چپ رہیو دوبارہ کہیو

ہم نہ جانے ہیں کوئی اور سہارا کہیو
جب کبھی چوٹ لگی ان کو پکارا کہیو

کل بھی ہم کو نسا سر خاب کا پر رکھتے تھے
آج کیوں ہم کرے ہیں وہ کنارا کہیو

سب کی نظروں سے گر جاتے ہیں ہم ان کیلئے
کسے دیکھے ہیں وہ بیٹھے یہ نظارہ کہیو

چارہ ساز اپنا جسے لوگ کہا کرتے تھے
اب وہی لوگ اسے کہتے ہیں بیچارہ کہیو

آج آشفتہ وہ آوارہ پھرے ہے جس نے
شاہد وقت کی زلفوں کو سنوار کہیو

جب بھی سیلاب بلا پوچھے ہیں رستہ اپنا

وقت کردے ہے اسی سمت اشارہ کہیو

کل بھی تھا آج بھی رہے گا عاجز

نام ان کا ہمیں جی جان سے پیارا کہیو

(از: کلیم عاجز)



نعت

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(شیخ سعدی علیہ الرحمۃ)

نعت

دھوپ کی تیزی کب جائے گی بادل کس دن چھائیں گے
کالی کملی والے اپنی کملی کب لہرائیں گے

جو کچھ رونا گانا ہے اب وہی روئے گائیں گے
لوگ جہاں جاتے ہیں جائیں گے ہم تو مدینہ جائیں گے

اس گھر میں جو کچھ کھویا ہے اس گھر سے سب پائیں گے
پاؤں یہاں پھیلائے ہوئے ہیں ہاتھ وہیں پھیلائیں گے

ان کے کرم کا کیا کہنا ہے وہ جو کرم فرمائیں گے
جتنے قطرے اشکوں کے ہیں سب موتی بن جائیں گے

دن کو مدینے کی گلیوں میں گیت انہیں کا گائیں گے
رات کو ان کی چوکھٹ پر ہم سر رکھ کر سو جائیں گے

سلام

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی
سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی

سلام اے ظلِ رحمانی سلام اے نور یزدانی
ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی

ترے آنے سے رونق آگئی گلزار ہستی میں
شریک حال قسمت ہوگیا پھر فضل ربانی

تیری صورت تیری سیرت تیری عادت تیرا نقشہ
تبسم گفتگو بندہ نوازی خندہ پیشانی

تیرا در ہو میرا سر ہو میرا دل ہو تیرا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی

زمانہ منتظر ہے اب نئی شیرازہ بندی کا
بہت کچھ ہو چکی اجزائے ہستی کی پریشانی

حفیظِ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت
عقیدت میں جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

قرآن پاک اور مسلمان

غضب ہے ہم کو اب حاصل نہیں ہے لطف روحانی
بھلا دی آہ دل سے ہم نے تعلیمات قرآنی

وہ قرآن آخری پیغام ہے جو رب عزت کا
مبارک ہو مبارک قدر اس کی جس نے پہچانی

وہ قرآن بزم روحانی ہوئی آباد پھر جس سے
وہ جس نے دور کر دی آکے دنیا کی پریشانی

وہ قرآن جو سراپا نور ہے رحمت ہے برکت ہے
پلاتا ہے جو اپنے عاشقوں کو جام عرفانی

وہ قرآن جو غذا بھی ہے دوا بھی ہے شفا بھی ہے
وہ قرآن جس سے طے ہوتے ہیں سب درجات روحانی

وہ قرآن جس کی برکت کا بیاں ہو ہی نہیں سکتا
بناتا ہے جو اپنے ماننے والوں کو ربانی

مدح صحابہ رضی اللہ عنہم

کمال صحابہ جمال نبی ہے
نثاران پہ لعل وگہر اللہ اللہ

دکھائے ہیں جو ہر صحابہ نے کیا کیا
وہ میدان جنگ بدراللہ اللہ

سپاہی تھے دن کے تورہبان شب میں
لئے تھے ہزاروں ہنر اللہ اللہ

خوشی کا گذاراغمی پر رضامند
عمر اس طرح کی بسر اللہ اللہ

خدا ان سے راضی وہ راضی خدا سے
ادھر قدر دانی ادھر اللہ اللہ

فنا کر دیا تھا رسول خدا پر
زرومال،جان وجگر اللہ اللہ

عقیدت صحابہ سے ہر قوم کو ہے
بنایا ہے جنت میں گھر اللہ اللہ

☆☆☆

عشق کا دریا بہائیے

احمد مزے میں آپ ذرا گنگنائیے
اشعار ہی میں عشق کا دریا بہائیے
اب دل میں اپنے شمع محبت جلائیے
تاروں کی طرح رات پھر جگمگائیے
اللہ سے کچھ ایسا تعلق بڑھائیے
سنتے ہی نام پاک کو بس جھوم جائیے
ان کے سوا کسی سے نہ اب دل لگائیے
لِلّٰہ آپ بات میری مان جائیے
دل کو خدا کے واسطے پھر دل بنائیے
یعنی خدا کی یاد میں اس کو بسائیے
سنتے ہیں ،ان کی مرضی پہ سب کچھ لٹائیے
اسلام لا چکے ہیں اب ایمان لائیے
رحمت کا،ابر بن کے جہاں بھر میں چھائیے
عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے
خلق نبی کا اب تو نمونہ دکھائیے
اغیار کو بھی اپنے گلے سے لگائیے
گمراہ ہو رہے ہیں جو تاریک رات میں
مشعل جلاکے راہ ہدایت دکھائیے

دعاء

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ! برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس رہ پہ چلانا مجھ کو

(از: علامہ اقبال)

اللہ دکھا دے

دربار نبی پھر تجھے اللہ دکھا دے
پھر ہند سے طیبہ کی طرف جلد تو جائے

لبیک کی کانوں میں صدا پھر ترے آئے
ساقی تجھے پھر جام محبت پلا دے

اللہ تجھے شرک سے بدعت سے بچائے
تا عمر تجھے سنت نبوی پہ چلائے

ایمان کی لذت تجھے اللہ چکھائے
دیوانہ تجھے عشق محمد کا بنائے

ہے میری دعاء اب ترا مقصود بر آئے
زم زم سے تری پیاس کو اللہ بجھائے

پھر گنبد خضریٰ کا ہو دیدار میسر
کعبہ تجھے پھر اپنے کلیجہ سے لگائے



اشکہائے غم

کیا عرض کریں اے شاہ امم، اپنی جو شکستہ حالی ہے
چھوڑا ہے ترا رستہ ہم نے ،غیروں کی اپنا لی ہے

انداز رہائش بھی بدلا، بدلی ہوئی کوشش ہے اپنی
غیروں کی معیت اپنا کر خوش ہیں کہ یہی خوشحالی ہے

قرآن کی تلاوت شام وسحر، پہلے تو ہوا کرتی تھی گھر گھر
ساز طرب محفل محفل ،گھر حسن عمل سے خالی ہے

گرداب بلا میں کشتی ہے ، ہر سو ہے تلاطم خیز ہوا
امید کا سورج گہن آیا، اور رات بھی کالی کالی ہے

ہو جائے نگاہ لطف وکرم ،اے شاہ امم اے شاہ امم
اب منہ کو کلیجہ آیا ہے، اب سانس اکھڑنے والی ہے

جی توڑ کے روئے ہیں عارف، چہرہ فق نبضیں ڈوبیں
اب اللہ ،اللہ، اللہ ہی والی ہے



ترانہ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی، یہ گلستاں ہمارا
غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی، دل ہو جہاں ہمارا
پربت وہ سب سے اونچا، ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا، وہ پاسباں ہمارا
گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا
اے آب رود گنگا، وہ دن ہیں یاد تجھ کو؟
اترا ترے کنارے جب کارواں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا
یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
اب تک مگر ہے باقی نام و نشاں ہمارا
کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا
اقبال! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو درد نہاں ہمارا

(علامہ اقبالؒ)

ہاں شکر خدا ہے

ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
بخشی ہیں تجھے نعمتیں کیا کیا ہی خدا نے

یہ ارض وسما شمس وقمر اور ستارے
تسبیح خدامیں وہ صدا نغمہ سرا ہے
مخلوق میں اشرف بھی بنایا ہے خدا نے

وہ شجر وہ حجر اور چرندے وپرندے
پس شکر کرو خوب کہو شکر خداشکرخدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے

ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
انعام بہت دیکے وہ نہ احسان جتایا

ابوبکر وعمر عثمان وعلی اور سارے صحابہ
وہ میرا نبی تیرا نبی محبوب خدا ہے
پھر نور ہدیٰ دے کے وہ احسان بتایا

ہر باب میں امت کیلئے ہیں وہ نمونہ
اس فضل خدا پر بھی ادا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے

ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
بچے تو بہت لاکھ کڑوروں ہیں جہاں میں

قرآن کی تعلیم جو لیتے ہیں یہ بچے
معصوم فرشتوں کے پروں کی یہ صدا ہے
پر تھوڑے ہی پڑھتے ہیں مدرسوں کے جہاں میں

پر ان کیلئے اپنا بچھا دیتے ہیں فرشتے
ان بچوں کے ہر سینے سے آتی یہ صدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے

ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
اسلام کی ترویج پہ رحمت ہے خدا کی

قرآن کی تعلیم کا پر کیف نظارہ
دل صاف لگا دے گا صدا شکر خدا ہے
قرآں کی تلاوت پہ سماعت ہے خدا کی

سن لے تو کوئی آکے ذرا ان کا ترانہ
پس دل سے پڑھو خوب کہو شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے

ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
قرآں کی اشاعت میں سدا جو بھی رہے گا

بیتے جو عمر اس میں تیری شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
محبوب بدر وہ بھی دوعالم میں رہے گا
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے
ہاں شکر خدا شکر خدا شکر خدا ہے

☆☆☆

سبحان اللہ

یہ مجلس حفظ قرآں ہے، ہر سینے میں دل فرحاں ہے
ہر لب پہ رواں یہ کلمہ ہے، سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ خاص کرم ہے مولا کا، مخصوص عنایت ہے رب کی
ہر سمت یہاں ہے ورد زباں ، سبحان اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
اک حافظ قرآں کا رتبہ، اے صاحب قرآں تو ہی بتا؟

دربار نبی سے آئی ندا، سبحان اللہ سبحان اللہ
پڑھ پڑھ کے تو قرآں چڑھتا جا، پڑھتا جا اور بڑھتا جا

منزل ہی تجھے دے گی یہ صداء، سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

اخلاق ومروت قلب وصفا، اور فقہ وقضا ہیں رب کی
ہیں حامل دین حبیب اللہ ، سبحان اللہ سبحان اللہ

ہر ہونٹ پہ ہے ماشاءاللہ ہر دل کی دعاء ہے رعاک اللہ
ہیں ارض وسما بھی نغمہ سرا،سبحان اللہ سبحان اللہ

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
آ کاش کے اڑتے پنچھی بھی، اور دریاؤں کی مچھلی بھی

دیتی ہیں دعائیں ان کو ہی، سبحان اللہ سبحان اللہ
دلشاد ہے ہر ہر والد کے، بچے جو ہوئے حافظ ان کے

ہر خویش واقارب بھی بولے،سبحان اللہ سبحان اللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ ،سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ نظم ونسق اوسعداللہ، ہر باب میں حارث ہیں واللہ
صابر ہیں فدائے کتاب اللہ،سبحان اللہ سبحان اللہ

اے خالق ومالک رب جہاں اک عاصی بدر کا ہے ارماں
ہو چاروں پہر یہ نغمہ یہاں،سبحان اللہ سبحان اللہ



نظم

مانگ جو کچھ مانگنا ہے خالق غفار سے
تیری حاجت روا ہو گی اسی دربار سے

اس کے در کو چھوڑ کر جاتا ہے کیوں غیروں کے پاس
فضل کی امید رکھ تو اپنے پالنہار سے

تیرا ظاہر اور باطن سے واقف ہے خدا
ہے عبث کچھ نہیں واقف الاسرار سے

ہو عمل پیرا سدا انور خدا کے حکم پر
عاقبت میں تا نہ ہو محروم تو دیدار سے



دعا

یا رب! دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنّا دے
جو قلب کو گرما دے، جو رُوح کو تڑپا دے

پھر وادیِ فاراں کے ہر ذرّے کو چمکا دے
پھر شوقِ تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے

محرومِ تماشا کو پھر دیدۂ بِینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اَوروں کو بھی دِکھلا دے

بھٹکے ہوئے آہُو کو پھر سُوئے حرم لے چل
اس شہر کے خُوگر کو پھر وسعتِ صحرا دے

پیدا دلِ ویراں میں پھر شورشِ محشر کر
اس محملِ خالی کو پھر شاہدِ لیلا دے

اس دور کی ظُلمت میں ہر قلبِ پریشاں کو
وہ داغِ محبّت دے جو چاند کو شرما دے

رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریّا کر
خودداریِ ساحل دے، آزادیِ دریا دے

بے لَوث محبّت ہو، بے باک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر، دل صورتِ مینا دے

احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

مَیں بُلبلِ نالاں ہوں اِک اُجڑے گُلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں، محتاج کو، داتا دے!

(از: علامہ اقبالؒ)



صبح و شام

کے

معمولات

صبح کا معمول

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــــــــــــــــــــــــــ(۱۱بار)

گیارھویں بار پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔(۱۱بار)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔(۱۱بار)

سورۂ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس ـــــــ(تین تین بار)

شام کا معمول

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ـــــــــــــــــــــــــــــ(۱۱بار)

گیارھویں بار پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔(۱۱بار)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔(۱۱بار)

سورۂ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس ـــــــ(تین تین بار)

عشاء کی فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت، دو رکعت تہجد، تین رکعت وتر واجب۔

نصیحت

جو شخص ان معمولات کو بلا ناغہ پابندی سے پڑھے اور ساتھ ساتھ نماز پنجگانہ کا بھی اہتمام کرے وہ دنیا میں جہاں بھی اور جس ماحول میں بھی رہے گا ان شاء اللہ بتدریج اسے دین پر ضرور استقامت کی دولت حاصل ہوگی اور تمام بلاؤں، بیماریوں، حوادث، سحر، نظر بد، جن وشیاطین کے حملوں سے محفوظ رہے گا، اگر قسمت کا چھوٹا اور بدنصیب ہے تو روز بروز اس کا نصیب اچھا ہوتا چلا جائے گا، جسے تجربہ کرنا اور آزمانا ہو آزما کر دیکھ لے۔

(حضرت مولانا) **محمد علاء الدین صاحب** قاسمی مدظلہ العالی

خانقاہ اشرفیہ ومکتبہ رحمت عالم رحمانی چوک پالی گھنشیام پور ضلع دربھنگہ (بہار)

بروز جمعہ ۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ

مطابق ۲۵ فروری ۲۰۲۲ء



(حضرت مولانا) محمد علاء الدین صاحب قاسمی مدظلہ العالی

خلیفہ ومجاز بیعت

حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم ادریس حبان رحیمی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ومجاز: حضرت حاذق الامت مولانا ذکی الدین صاحب پرنامبٹیؒ

خلیفہ ومجاز: مسیح الامت حضرت مولانا مسیح اللہ خاں صاحب جلالآبادیؒ

خلیفہ ومجاز: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ : سلسلۂ چشتیہ منظومہ: حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ

سلاسل اربعہ کے مشائخ کا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ مشائخ کا شجرہ انفرادی اور اجتماعی طور پر پڑھنے سے مصائب دور، مسائل حل اور مقاصد پورے ہوتے ہیں، اسلئے باجازت شیخ اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے

اوردر و د و نعت ختم الانبیا ءکیو ا سطے

اور سب اصحاب وآل مجتبی کے واسطے

رحم کر مجھ پر الہی اولیاء کے واسطے

بالخصوص ان اولیائے باصفاکے واسطے

مولوی اشرف علی شمس الہدی کے واسطے

حاجی امداداللہ ذوالعطاکے واسطے

حاجی عبدالرحیم اہل غزاکے واسطے

شیخ عبدالباری شہ بے ریا کے واسطے

شاہ عبدالہادی پیر ہدے کے واسطے

شاہ عضدالدین عزیزدوسراکے واسطے

شہ محمد اور محمدی اتقیا کے واسطے

شہ محب اللہ شیخ باصفا کے واسطے

بوسعید اسد اہل وراکے واسطے

شہ نظام الدین بلخی مقتداکے واسطے

شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

عبد قدوس شہ صدق وصفا کیواسطے

اے خدا شیخ محمد راہنما کے واسطے

شیخ احمدعارفِ صاحب عطاء کیواسطے

احمد عبدالحق شہ ملکِ بقا کیواسطے

شہ جلال الدین کبیراولیاء کے واسطے

شیخ شمس الدین ترک باضیا کیواسطے

شیخ علاءالدین صابر بارضا کیواسطے

شہ فریدالدین شکرگنج بقاکے واسطے

خواجہ قطب الدین مقتول دلا کیواسطے

شہ معین الدین حبیب کبریا ء کے واسطے

خواجہ عثمان با شرم وحیا کے واسطے

خواجۂ مودود چشتی پارسا کے واسطے

شاہ بویوسف شہ شاہ وگدا کیواسطے

بومحمد محترم شاہِ وِلا کے واسطے

احمد ابدال چشتی باسخا کے وا سطے

شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

خواجہ ممشاد علوی بوالعلا کیواسطے

بوہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

شیخ حذیفہ مرعشی شاہِ صفا کیواسطے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

شیخ حسن بصری امام اولیا ء کیواسطے

ہا دی عالم علی شیر خدا کیواسطے

سرورعالم محمد مصطفے کے واسطے

یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے

یاحق اپنے عاشقان باوفا کیو اسطے

یارب اپنے رحم واحسان وعطا کیواسطے

کر رہا ئی کا سبب اس مبتلا کیو اسطے

کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہا را عابدو ں کیو اسطے

بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے

اپنے لطف ورحمت بے انتہا کیواسطے

نوٹ:۔ حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا: میں نے بہت سے درویشوں سے سنا ہے کہ بزرگوں کے نام کے شجرے تو لوگوں نے بہت لکھے ہیں، لیکن کوئی شجرہ حضرت حاجی صاحبؒ کے شجرہ سے بہتر نہیں۔ اس میں خاص درد ہے اگرچہ شاعری کے اعتبار سے بلند پایہ نہ ہو۔



مؤلف کی مشہور کتابیں

۱۔ رمضان المبارک سے محرم الحرام تک۔

۲۔ اپنے عقائد کا جائزہ لیجئے۔

۳۔ نکاح اور طلاق۔

۴۔ حج گائیڈ۔

۵۔ چالیس حدیثیں۔

۶۔ جادو ٹونا، اور کہانت کا حکم۔

۷۔ دس عظیم صحابہ کرامؓ کے ایمان افروز واقعات۔

۸۔ وعظ وادب کا خزانہ۔

۹۔ عظمت قرآن۔

۱۰۔ مسائل حاضرہ۔

۱۱۔ قربانی کے ضروری مسائل۔

۱۲۔ اصلاح کا تیر بہدف نسخہ ۔

۱۳۔ چراغ اصلاح۔

۱۴۔ تکبر ایک وبال ہے۔

۱۵۔ تنقید ایک بُری عادت ہے۔

۱۶۔ جنت کے حسین محلات اور لذیذ ونفیس نعمتیں۔

۱۷۔ تراویح کا پیسہ لینا جائز نہیں۔

۱۸۔ رمضان المبارک کو نفع بخش اور مقبول بنانے کے صحیح طریقے۔

۱۹۔ قیامت کی آخری علامتیں۔

۲۰ تصوف کی اہمیت وضرورت۔

۲۱۔غیبت ایک گندہ عمل ہے۔

۲۲۔اصلاح کے قیمتی موتی۔

۲۳۔اصلاح کے اہم نسخے۔

۲۴۔اخلاص اور اخلاق۔

۲۵۔اصلاحی واقعات جلد،اوّل۔

۲۶۔اصلاحی واقعات جلد دوم۔

۲۷۔اصلاحی واقعات جلد سوم۔

۲۸۔دعاء کا صحیح طریقہ۔

۲۹۔اصلاح کا مبارک سفر۔

۳۰۔قربانی کی شرعی حیثیت۔

۳۱۔پنج وقتہ نماز اور ان کے ضروری مسائل۔

۳۲۔محرم الحرام تاریخ وشریعت کے آئینے میں۔

۳۳۔عہدہ ومنصب کا حریص،رسوائی اور وبال کا طالب ہے۔

۳۴۔روح اور نفس کے اوصاف احوال اور انجام۔

۳۵۔اتحاد واتفاق کے بغیر آپ کی جماعت کا فیل ہونا طے ہے۔

۳۶۔علماء کرام اصلاح کی روحانی چھاؤں میں۔

۳۷۔مزارات اولیاء کرامؒ اور ان کے فیوض وبرکات برحق ہیں۔

۳۸۔اصلاحی واقعات جلد چہارم۔

۳۹۔رجب المرجب اور شعبان المعظم پر ایک تحقیقی مطالعہ۔

۴۰۔عورت کا حجاب خدا کا حکم ہے۔

۴۱۔بچے اور بچیوں کا تعلیمی وتربیتی نصاب۔

۴۲۔رمضان المبارک کیسے گذاریں۔

﴿بیعت سے آدمی پاک صاف ہوجاتا ہے﴾

حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں میرا بیعت ہونے کو بہت جی چاہتا تھا، مگر ہمت نہیں ہوتی تھی کیونکہ مجھے یہ فکر دامن گیر تھی کہ اگر بیعت ہونے کے بعد بھی گناہ ہوتے رہے تو بیعت ہونے سے کیا فائدہ؟ اس لئے پہلے حضرت میرے ناپاک ہاتھوں کو اس قابل کردیں کہ حضور کے پاک ہاتھوں میں دے سکوں، احقر کی عرض مذکور پر تمثیلاً فرمایا کہ: ایک دریا تھا اس کے پاس ایک ناپاک اور میلا کچیلا آدمی آیا اس دریا نے کہا کہ آ تو میرے پاس آجا۔ اس نے کہا کہ میری بھلا کیا مجال ہے میں تیرے پاس آسکوں، تو بالکل صاف وشفاف، میں بالکل نجس، پلید، ناپاک، دریا نے جواب دیا تو تو اس حالت میں میرے پاس آنے نہیں پاتا اور بغیر میرے پاس آئے اور میرے اندر نہائے پاک ہو نہیں سکتا، تو بس ہمیشہ کیلئے دوری ہی رہی، ارے بھائی پاک ہونے کی تدبیر بھی تو یہی ہے کہ بس آنکھیں بند کرکے بلاپس وپیش میرے اندر کود پڑ بس، پھر فوراً ہی میرے اندر سے ایک ایسی موج اٹھے گی جو تیرے سر پر ہوکر گذر جائے گی اور آن کی آن میں تیری ساری نجاستوں کو دھو کر تجھے سر سے پاؤں تک بالکل صاف کردے گی۔ (اشرف السوانح، ج/2، صفحہ/51)

